جلد ۷ | ۱۳ نبوت ۱۳۳۷ھش ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ ۱۳ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۴۸

رومن کیتھولک فرقے کے
نئے پوپ جان بست وسوم کو تبلیغ اسلام
پوپ کے نام مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کا تبلیغی خط

زیورچ۔ جون بست وسوم
(John XXIII Pope)
حال ہی میں عیسائیوں کے رومن کیتھولک فرقے کے نئے پوپ منتخب ہوئے ہیں۔ ان کے انتخاب کا اعلان ہونے پر مبلغ اسلام مقیم سوئٹزرلینڈ مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب نے ان کے نام ایک طویل تبلیغی خط لکھا ہے۔ جس میں مروجہ مسیحی عقائد کا غلط ہونا ثابت کرنے کے بعد انہیں اسلام کی طرف دعوت دی گئی ہے۔ اور انہیں توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ اسلام کی لازوال تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کا یورپ کے روایتی تعصب سے بالا ہو کر مطالعہ کریں۔ اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٔ ماموریت پر غور کر کے اس صداقت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ جسے اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔

(پوپ کے نام مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ مشن کے اس تبلیغی خط کے مکمل متن کا اردو ترجمہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کیا جائے گا)

رائٹر کی خبر

مذکورہ بالا تبلیغی خط کے متعلق بمبئی کے ایک انگریزی روزنامہ دی بمبئی سینٹینل۔ The Bombay Sentinel مجریہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں پہلے صفحہ پر رائٹر کے حوالہ سے جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے

جناب پوپ کو اسلامی تعلیم کے مطالعہ کی دعوت

"زیورچ ۲۱ اکتوبر۔
احمدیہ مسلم مشن جس کا یورپ کے اندر ایک ہیڈ کوارٹر زیورچ میں بھی ہے اس نے رومن کیتھولک فرقہ کے ۲۶۲ ویں مذہبی پیشوا پوپ جان کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں انہیں پیغام اسلام کے مطالعہ کی دعوت دی ہے۔

اس خط میں اس نئے پوپ کو حضرت عیسےٰ کے مشن کا مسلمہ نمائندہ قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ:۔

"خدا انسان سے اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ کلام کرتا ہے اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے ماموروں کی آواز پر لبیک کہتے ہیں وہ بھی براہ راست خدائی الہام کی نعمت سے بہرہ ور ہوتے ہیں تو کیا آج کلیسا اس قابل ہے کہ وہ کوئی ایسا آدمی پیش کرے جو مکالمہ الٰہیہ کی نعمت سے مشرف ہو جو مذہب کا روحانی پھل ہے؟

اگر عیسائی مذہب موجودہ زمانہ میں اس قابل نہیں کہ مذہب کے روحانی پھل پیدا کر سکے تو ان لوگوں کی نگاہیں جو بڑا امید ہیں کلیسا سے کسی ایسے مذہب کی طرف لازماً منعطف ہو جائیں گی جو اپنے متبعین کے لئے روحانی پھل مہیا کرتا ہے" (۲)

(۲) مذکورہ خط میں جناب پوپ کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ دین اسلام کا غیر جانبدارانہ مطالعہ فرمائیں اور اس پیغام پر غور فرمائیں جو تحریک احمدیت کے ذریعہ دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ (رائیٹر)

نوٹ:۔ اخبار بمبئی سینٹینل میں شائع شدہ انگریزی کی اصل خبر صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور کی عام صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ "ان دنوں حضور انور گذشتہ سال کی نسبت عام کمزوری زیادہ محسوس فرما رہے ہیں۔ اسلئے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام اور خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۹ نومبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس مسجد مبارک میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خدام کو زریں ہدایات سے نوازا۔

۱۱ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔

احمدیہ وفد کی جناب گورنر پنجاب اور وزیر لوکل سیلف سے ملاقات

چنڈی گڑھ مورخہ ۵ نومبر احمدیہ جماعت کا وفد جس میں جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل۔ جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے اور جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے تھے۔ جناب پنڈت موہن لال صاحب وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کو ان کی دعوت پر ۳ بجے ملاقی ہوا۔ ملاقات کے وقت سیکرٹری صاحب لوکل سیلف گورنمنٹ اور پریذیڈنٹ اور سیکرٹری میونسپل کمیٹی قادیان بھی موجود تھے۔ احمدیہ محلہ میں مقدس اور پرائیویٹ کوچوں پر عرصہ دراز سے جو کوچہ بندیاں بنی ہوئی ہیں اور جن کے متعلق قبل ازیں جناب گیانی کرتار سنگھ صاحب سابق وزیر لوکل سیلف مع جناب سردار گیان سنگھ صاحب کاہلوں کمشنر جالندھر و دیگر افسران مقامی میونسپلٹی کی رضامندی سے فیصلہ کر چکے ہیں۔ کے معاملہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ آخری فیصلہ وزیر صاحب موصوف موقعہ ملاحظہ کرنے کے بعد فرمائیں گے۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارا وفد جناب گورنر صاحب پنجاب شری این وی گیڈگل صاحب سے بھی ملا۔ انہوں نے بہت توجہ اور خوش خلقی سے جماعت کے حالات سنے اور قادیان آنے کا وعدہ فرمایا۔ نیز ہمارے وفد کی چائے سے تواضع کی۔ جناب گورنر صاحب کی خدمت میں سلسلہ کا لٹریچر بھی پیش کیا گیا جو انہوں نے مسرت سے قبول فرمایا۔ (نامہ نگار)

فریادِ مہجور

از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

ستارہ چاند سے پوچھو کہ کتنی رات باقی ہے
کہ رزم و بزم کی باہم ابھی تک بات باقی ہے

کئے قطع تعلق گو بہت مدت گذرتی ہے
تعجب ہے کہ اب تک پرسش حالات باقی ہے

زبانوں پر مسلمانوں کے ہے ایک کلمۂ توحید ہی
مگر ان کے دلوں میں کیوں مناوات باقی ہے

جو آنا تھا وہ اپنا کام کر کے جا چکا پھر کیوں
عبث یہ بحث منقولات معقولات باقی ہے

نظر آتا ہے گو ربوہ میں منظر قادیاں والا
مگر کچھ انتظار شان مشہودات باقی ہے

الٰہی تیرے فضل و رحم سے امید ہے مجھ کو
کہ ہوگا دور وہ جو اندیشۂ آفات باقی ہے

خدا پر رکھ بھروسہ اکملِ آشفتہ ہر دم تو
کہ یہ دنیا تو فانی ہے اسی کی ذات باقی ہے

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے ماما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ــــ مورخہ ۱۳ رنومبر ۱۹۵۸ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر اول کے ۲۵ ویں سال اور دفتر دوم کے ۱۵ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔ اس مبارک تحریک کو جاری ہوئے ۲۴ سال کا عرصہ مکمل ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ عرصہ قومی زندگیوں کے لحاظ سے چنداں بڑا نہیں باایں ہمہ اس قلیل عرصہ میں اس تحریک کے جو شاندار نتائج ہمارے سامنے ہیں وہ اس کی عظمت و اہمیت اور بابرکت ہونے کی بڑی ضمانت ہیں۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا قول ہے کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ آج گذشتہ ۲۴ سال کے تبلیغی کارنامے ساری دنیا کے سامنے ہیں۔ بیرونی ممالک کے جملہ مراکز تبلیغ اسی ادارہ کی بدولت کام کر رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے دنیا کا کوئی براعظم ایسا نہیں جس میں جماعت احمدیہ اسلام و احمدیت کے امن و سلامتی کے پیغام کو پھیلانے میں مصروف نہ ہو۔

آئیے آپ کو آج سے ۲۴ سال قبل کے زمانہ میں لے چلتے ہیں کہ کس طرح حضرت امام ہمام نے جماعت کے اندر خدمت و اشاعت دین کی ایک نئی روح پھونک دی۔ اور اس وقت سے اب تک خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت کا ہر قدم نمایاں ترقیات ہی کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس جگہ ہمیں اس تحریک کے پس منظر کو تفصیلاً بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ درحقیقت ایک عالمگیر سلسلہ کے لئے وقتی حادثات اس کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے قدرت کی طرف سے محض رحمت کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور یہی حال اس مبارک تحریک کے آغاز کا سبب بنا۔

آج سے ۲۴ سال قبل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بابرکت الٰہی جماعت کے سامنے جو لائحہ عمل تحریک جدید کی صورت میں رکھا اس کا اصل مقصد تو یہ تھا کہ اسلام و احمدیت کے امن و سلامتی کے پیغام کو اکناف عالم میں پھیلانے کے ذرائع مہیا کئے جائیں۔ صاف ظاہر ہے کہ سارے جہان کو ایجابی رنگ میں اسلام کی خوبیوں کا نہ صرف معترف کر دینا بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں لے آنا کچھ آسان کام نہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت نے ہر مقام پر حضرت اقدس کی دستگیری فرمائی۔ حضور کی آواز میں اثر پیدا کیا اور حضور کی مساعی میں ایسی برکت ڈال دی کہ اس کٹھن کام کے لئے ظاہری رنگ میں جن بنیادی چیزوں کی ضرورت تھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی فراہمی کے سامان خود اپنی جناب سے فرما دیئے چنانچہ اگر مطلق طور پر اسلام کے عالمگیر غلبہ اور دنیا کے کثیر حصہ کو اس سے متعارف کرانے کے حصول پر ہی غور کیا جائے تو اس مقصد کے حصول کے لئے سب سے پہلے

کام کرنے والے مخلصین اور

حسب ضرورت روپیہ

کی فراہمی کی ضرورت سامنے آتی ہے

اس پہلو سے جب ہم اس مبارک تحریک کے ابتدائی مطالبات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اس کے پہلے قدم پر ہی واضح طور پر خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت و تائید کے نشانات ظاہر و باہر دکھائی دیتے ہیں جبکہ حضور نے ایک طرف جماعت کو اس سب سے بڑے مقصد تبلیغ و اشاعت دین کی طرف مؤثر رنگ میں متوجہ کیا۔ اور ساتھ ہی مخلصین موجود ہوں اس میدان میں عملی نمونہ دکھانے اور اپنے پوشیدہ جوہر دکھانے کے لئے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ خدا کی خاطر دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ چنانچہ اس آواز کا بلند ہونا تھا کہ جماعت کے سینکڑوں افراد نے لبیک کہا اور لبیک کہنے والے معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ اچھے قابل اور ہونہار نوجوان جن کے لئے مادی دنیا میں بڑے شاندار مستقبل تھے۔ مگر سلسلہ کے یہ مجاہد دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اس میدان میں کود پڑے۔ اور اپنے محبوب امام کی ہدایات کے مطابق کام میں لگ گئے۔

دوسرے نمبر پر اخراجات کی فراہمی کا سوال تھا۔ اس کے لئے حضور نے جہاں جماعت کے ذی استطاعت افراد کو اپنے اموال خدا کی راہ میں پیش کرنے کی تحریک فرمائی وہاں حضور نے جماعت کے سامنے تفصیلی طور پر ایسے ذرائع پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت بھی فرما دی۔ جن کے نتیجہ میں ان کے لئے مالی قربانی کا رستہ آسان ہو جائے!! مثلاً حضور نے سادہ زندگی اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اس کے ماتحت مستورات کو بے فائدہ زیورات۔ بلا ضرورت پارچات کی خرید حتیٰ کہ گوٹہ کناری وغیرہ پر اپنا روپیہ برباد کرنے کی تنقیص فرمائی۔

اسی طرح حضور نے اپنی دوربین نگاہوں سے اپنی جماعت کے لئے بعض ایسے فضول اخراجات کے دروازے بند کر دیئے جن سے سوائے اس کے کہ مال کا ضیاع ہوتا ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں غیر شعوری طور پر ایسی بیشمار ملی اور قومی خرابیاں راہ پا جاتی ہیں۔ جن کا تجربہ ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد اس وقت دنیا نے کر لیا ہے۔ ہماری مراد سینما بینی کی لعنت سے ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے ۲۴ سال پہلے اپنی جماعت کو تحریک جدید کے ذریعہ اس لعنت میں حصہ دار بننے کی قطعی طور پر ممانعت فرما دی۔ یہ ایسا وقت تھا جبکہ ابھی اس ام الجرائم مشغلہ کا شکار دنیا کے بہت کم افراد ہی ہوتے تھے۔ اور اب تو اس کا دامن ساری دنیا پر وسیع ہو چکا ہے۔ اور اس کے خطرناک نتائج سے دوچار ہونے پر بعض مغربی ممالک بھی چلا اٹھے ہیں پس اس پہلو سے تحریک جدید کا بہت بڑا احسان ہے کہ جماعت کے سینکڑوں اور ہزاروں افراد کو اس خطرناک زہر کے اثرات سے محفوظ کر دیا۔

پھر اس مبارک تحریک کے ایجابی پہلوؤں میں سے بڑا ہی نمایاں حصہ جماعت کے سینکڑوں نوجوانوں کا اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کر کے اپنے اعزہ و اقربا کو چھوڑ کر اپنے مالوف وطنوں کو خیرباد کہہ کر دور دراز کے ممالک میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نکل جانا ہے۔ اور خدا کے فضل سے یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ اسی طرح دنیا کی متعدد زبانوں میں کلام اللہ کا ترجمہ اور اسلام کے حق میں دیگر مفید لٹریچر کی اشاعت اور بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر بھی تحریک جدید کا ہی ثمرہ ہے۔

یوں تو روئے زمین کے سب ہی مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ اور جماعت سے تعلق رکھتے ہوں اپنے تئیں خیر امت ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ محض دعوی سے کسی امر کا اثبات نہیں ہوا کرتا۔ جب تک اس کے ساتھ پختہ دلائل اور عملی ثبوت موجود نہ ہو۔ چنانچہ جس آیت کریمہ میں امت محمدیہ کو اس خطاب سے نوازا گیا ہے۔ اگر اس پر غور کر لیا جائے تو یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ کہ حقیقی معنوں میں اس خطاب کی حقدار جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اس لئے کہ اس آیت کریمہ "کنتم خیر امۃ" کو "اخرجت للناس" کی علامات خاصہ سے مخصوص کیا گیا ہے جس کا مطلب مختصر طور پر یہ ہے کہ جو جماعت اپنی گوناگوں اسلامی خدمات اور غیر معمولی کارناموں کے باعث ایک امتیازی پوزیشن حاصل کرے اور پھر اس کا دائرہ عمل کسی فرقہ یا قوم یا ملک تک محدود نہ ہو بلکہ جس طرح حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس بعثت ہی کے وقت فرمایا کہ میں سب ہی لوگوں کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ اس مبارک جماعت کا دائرہ عمل بھی ایسا ہی وسیع ہو۔

پھر دوسرے نمبر پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام ہے جس کا کما حقہٗ سرانجام دیا جانا بجز ایک عمدہ تنظیم کے ممکن نہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں خیر امت کے لئے اعلیٰ تنظیم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اب ان دونوں علامتوں پر غور کر کے دیکھا جائے۔ تو بجز جماعت احمدیہ کے دنیا کی کوئی اسلامی جماعت اس پر پوری نہیں اترتی۔ اول تو عامۃ المسلمین سب کے سب ہی پراگندہ بھیڑوں کی طرح وہ کسی ایک ہاتھ پر جمع نہیں اس لئے ان کی انفرادی کوشش اور جد و جہد ان برکات سے خالی ہے جو جماعت حقہ کے لئے "ید اللہ علی الجماعۃ" کے مبارک الفاظ میں مذکور ہیں۔ پس کسی غیر احمدی فرقہ کو بلحاظ جماعت اس بات کی توفیق نہیں مل رہی کہ وہ غیر مسلموں میں منظم طریق سے فریضہ تبلیغ ادا کر کے انہیں دعوت الی الاسلام دے سکے۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی دعوت شروع ہی سے انہی خطوط پر جاری ہے جن پر آج سے پونے چودہ سو سال پہلے حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ جاری ہوئی تھی۔ اور ان مساعی کو زیادہ نمایاں صورت دینے میں تحریک جدید کو غیر معمولی دخل حاصل ہے۔ اور جس صورت میں کہ اس بابرکت تحریک پر ۲۴ سال گذر رہے ہیں اس کے شیریں پھل سب کے سامنے ہیں۔

الغرض یہ ہے اس مبارک تحریک کے آغاز اس کے لائحہ عمل اس کے درخشندہ کارناموں کی طرف مختصر اشارہ۔ مگر ظاہر ہے کہ اس جماعت کی اس قدر کوششیں اس کا منتہائے مقصود نہیں بلکہ اس کی منزل تو ابھی بہت دور ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد اس تحریک کی اہمیت و فوائد کو سمجھے اور پھر مالی و جانی قربانی کے لحاظ سے پہلے سے بڑھ کر اپنے ایمان و اخلاص کا نمونہ دکھائے۔ حضرت امام ہمام کی طرف سے ۲۵ ویں اور ۱۵ ویں سال کے آغاز کا اعلان ہو چکا ہے۔ اب افراد جماعت اور خاص طور پر عہدیداران جماعت کا کام ہے کہ پہلے سالوں کی طرح اب بھی بڑھ چڑھ کر اس مالی و جانی جہاد میں حصہ لیں۔ ذی استطاعت احباب اپنے اموال کو دین کی راہ میں پیش کریں۔ اور جو نوجوان تحریک جدید کے ماتحت اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کرنے کی توفیق پائیں وہ اللہ کا نام لے کر اس طرف بڑھیں تا پہلی صف کی جگہ لینے کے لئے دوسری صف ہر طرح تیار ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید سے یہ سلسلہ اس وقت تک برابر چلتا چلا جائے جبکہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں اللہ اکبر کی صدا بلند ہو۔ اور زمین کے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے اور آپ پر درود بھیجنے والے پھیل جائیں۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

دوست تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تا کہ ہم یورپ کے ہر ملک میں مساجد تعمیر کر سکیں اور دنیا کا چپہ چپہ اللہ اکبر کی آواز سے گونج اٹھے

انصار اللہ کو چاہئیے کہ وہ مالی قربانیوں کے علاوہ ذکر الٰہی اور دعاؤں پر خاص زور دیں اور اپنی اولاد میں بھی اس کا شغف پیدا کریں

رؤیا و کشوف اور الہام الٰہی ہی وہ نعمت ہے جس پر روحانی جماعتوں کی زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔

مجلس انصار اللہ کے چوتھے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

فرمودہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی تقریب ہے۔ میں اس موقعہ پر آپ سے

دو باتیں کہنی چاہتا ہوں

ایک تو میں اس بارہ میں خطاب کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے فرائض کی طرف توجہ کریں آپ کا نام انصار اللہ سوچ سمجھ کر رکھا گیا ہے۔ پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر کا زمانہ جوانی اور امنگ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس عمر کے افراد کا نام خدام الاحمدیہ رکھا گیا ہے تا کہ وہ خدمت خلق کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں اور چالیس سال سے اوپر والوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ہے۔ اس عمر میں انسان اپنے کاموں میں استحکام پیدا کر لیتا ہے اور وہ کہیں ملازم ہو تو اپنی ملازمت میں ترقی حاصل کر لیتا ہے۔ اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے سرمایہ سے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکے۔

پس آپ کا نام

انصار اللہ اس لئے رکھا گیا ہے

کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں۔ اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے دینی لحاظ سے بھی آپ لوگوں کا فرض ہے کہ عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں۔ اور دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں۔ تاکہ آپ کو دیکھ کر آپ کی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قرآن کریم میں یہی خوبی بیان کی گئی ہے کہ آپ اپنے اہل و عیال کو ہمیشہ نماز وغیرہ کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ یہی اصل خدمت آپ لوگوں کی ہے۔ آپ خود بھی نماز اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنی اولادوں کو بھی

نماز اور ذکر الٰہی

کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ جب تک جماعت میں یہ روح پیدا رہے اور لوگوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کا تعلق قائم رہے اور اپنے اپنے درجہ کے مطابق کلام الٰہی ان پر نازل ہوتا رہے۔ اسی وقت تک جماعت زندہ رہتی ہے کیونکہ اس میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی آواز سن کر اسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اور جب یہ چیز مٹ جاتی ہے۔ اور لوگ خدا تعالیٰ سے بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت قومیں بھی مرنے لگ جاتی ہیں۔ پس آپ لوگوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اپنی اولادوں کو بھی

ذکر الٰہی کی تلقین

کرتے رہنا چاہیئے اور اگر کوئی بشارت آپ پر نازل ہو تو ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اسے اخبار میں اشاعت کے لئے بھیج دینا چاہیئے۔ اصل میں تو یہ انبیاء کا ہی کام ہوتا ہے کہ وہ اپنی رؤیا و کشوف کو شائع کریں۔ لیکن انبیاء اور غیر انبیاء میں یہ فرق ہوتا ہے کہ انبیاء میں تحدی پائی جاتی ہے اور غیر انبیاء میں تحدی نہیں پائی جاتی۔ غیر انبیاء کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ انکسار کے مقام کو قائم رکھیں۔ اور بے شک خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کی جو بارش ان پر نازل ہو۔ اس کا لوگوں کے سامنے ذکر کریں لیکن لوگوں کو یہ نہ کہیں کہ تم ہماری بات ضرور مانو۔ ہاں نبی کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں سے کہے کہ تم میری باتیں مانو نہیں تو تمہیں سزا ملے گی لیکن غیر نبی کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ ایمان کی زیادتی کے لئے خواب بیان کر دیتا ہے لیکن وہ کسی سے یہ نہیں کہتا کہ تم میری بات ضرور مانو۔ وہ سمجھتا ہے کہ جب میں غیر نبی ہوں۔ تو اگر خدا تعالیٰ نے میری بات کسی سے منوانی ہے تو وہ خود اس کے لئے کوئی صورت پیدا کر دے گا مجھے اس پر زور دینے کی ضرورت نہیں لیکن نبی اپنا حق سمجھتا ہے کہ وہ وحی پر زور دے کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس سے ایسے رنگ میں کلام کیا ہے جس رنگ میں وہ کسی اور سے نہیں کرتا۔ اس لئے اگر کوئی شخص میری بات نہیں مانے گا۔ تو اس کو سزا ملے گی۔ اور اسی وجہ سے وہ تحدی کرتا ہے۔ لیکن دوسرا شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ پس جس شخص کو کوئی رؤیا یا کشف ہو۔ اسے وہ کشف یا رؤیا اخبار میں چھپوانے کے لئے بھجوا دینا چاہیئے۔ آگے الفضل والوں کا کام ہے کہ وہ اسے شائع کریں یا نہ کریں

یہ بھی غلط طریق ہے

کہ بعض لوگ مجھے کہہ دیتے ہیں کہ الفضل ہمارا مضمون شائع نہیں کرتا۔ وہ بیشک نہ چھاپے تم چپ کر رہو۔ کیونکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں کہ وہ چھپے۔ لیکن اس میں خود الفضل والوں کا اپنا فائدہ بھی ہے۔ کیونکہ اس سے جماعت کے اندر ایک بیداری پیدا ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو کوئی رؤیا یا کشف یا الہام ہوتا ہے اور وہ شائع ہو جائے۔ تو دوسروں کے اندر بھی یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر ہم توجہ کریں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں بھی کوئی رؤیا یا کشف یا الہام ہو جائیگا۔ اس طرح

الفضل سلسلہ کی ایک خدمت

کرے گا۔ وہ جماعت کے اندر بیداری پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ لیکن اگر وہ اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود گرفت کرے گا۔ آپ لوگوں کا صرف اتنا کام ہے کہ آپ اسے اس طرف توجہ دلائیں۔ لیکن اگر الفضل نہ چھاپے تو پھر اسے خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ اور اصرار نہ کریں کہ الفضل ہماری خواب شائع کرے۔ ایڈیٹر آزاد ہوتا ہے۔ اس کی مرضی ہے کہ کوئی چیز شائع کرے یا نہ کرے اگر وہ اپنے فرض کو ادا نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ خود اس سے سمجھ لے گا۔

آپ [illegible] داروغہ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی فرماتا ہے۔ کہ تم ان لوگوں پر داروغہ نہیں۔ پھر تم داروغہ کہلانے والے کہاں سے آ گئے۔ بہرحال آپ انصار اللہ کے مقام کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اور

انصار اللہ کے معنے یہی ہیں

کہ وہ روپیہ سے بھی دین کی خدمت کریں۔ اور روحانی طور پر بھی دین کی خدمت کریں۔ میں نے بتایا ہے کہ روحانی طور پر دین کی خدمت یہی ہے کہ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔ اور اگر اس کی طرف سے بارش کا کوئی چھینٹا آپ پر بھی پڑ جائے تو ان چھینٹوں کو لوگوں تک بھی پہنچائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وحی تو الگ رہی خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی ہر چیز کی قدر کرتے تھے۔ ایک دفعہ بارش ہوئی تو آپ باہر نکل آئے اور اپنی زبان باہر نکالی۔ اس پر بارش کا ایک قطرہ پڑا۔ تو آپ نے فرمایا۔

یہ خدا کی رحمت کا تازہ نشان ہے

تو قرآن کریم تو الگ رہا۔ آپ نے بارش کے ایک قطرہ کو بھی خدا تعالیٰ کا ایک نشان قرار دیا۔ اب اگر کسی شخص پر خدا تعالیٰ کا اتنا فضل ہو جاتا ہے کہ اسے کوئی کشف ہو جاتا ہے۔ یا کوئی الہام ہو جاتا ہے۔ تو وہ تو یقینی طور پر خدا تعالیٰ کا تازہ نشان ہے۔ پھر وہ تحدیث نعمت کیوں نہ کرے۔ تحدیث نعمت بھی خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا ایک طریق ہے۔

دوسری بات

میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ اب تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کا وقت آ گیا ہے۔ ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے۔ اور بہت تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ اس وقت [illegible] کی حالت پوری طرح [illegible] مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ فضل کرتا رہا ہے اور ہمارے کام چلتے رہے ہیں کیونکہ ہماری باہر کی بعض جماعتیں اب مضبوط ہو گئی ہیں۔ مثلاً افریقہ کی جماعتیں وغیرہ۔ اور وہ پاکستان کے قوانین کے ماتحت نہیں۔ اس لئے ان لوگوں نے مساجد کی خاطر جو چندہ [illegible] ادا کر دیئے ہیں۔ ان سے کسی حد تک کام چل رہا ہے۔ مگر وہ جماعتیں ابھی کم ہیں۔ وہ زیادہ بوجھ نہیں اٹھا سکتیں۔ اس کا بوجھ بٹانے کا طریق یہی ہے کہ یہاں کا بوجھ یہاں کی جماعتیں اٹھائیں۔ اور ان کو اس بوجھ سے فارغ کر دیا جائے۔ تاکہ وہ

غیر ملکوں میں مسجدیں بنائیں

امریکہ میں عام طور پر حبشی لوگ مسلمان ہیں [illegible] کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی سمجھ کم ہوتی ہے [illegible] امریکہ میں ایک مسجد بنی ہے جس کیلئے [illegible]

اور انکی بیوی نے اپنا مکان اور جائداد وقف کر دی تھی۔ اور پھر انہوں نے کچھ اور روپیہ بھی دیا۔ اسی طرح کچھ چندہ دوسرے لوگوں نے بھی دیا۔ بہرحال وہ مسجد بن گئی ہے۔ اگر امریکہ کے بعض لوگ جو اسلام سے بہت دور رہتے ہیں۔ اور اب تھوڑا عرصہ ہی اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں اتنی توفیق مل گئی ہے کہ وہ مساجد کیلئے اپنی جائداد وقف کر دیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ جو پرانے مسلمان چلے آتے ہیں۔ وہ یہ کام نہ کریں۔ مغربی افریقہ بہاں بھی روپیہ بہت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ہماری سچے مخلص ہیں۔ جن کی زمینوں میں ہیروں اور سونے کی کانیں نکل آئی ہیں۔ اور ہزاروں ہزار پونڈ انہیں بطور نفع مل جاتا ہے۔ اگر ہمارے مبلغ ان میں تحریک جاری رکھیں۔ اور وہ

مساجد بنانے کی ذمہ داری

اپنے اوپر لے لیں یا کم سے کم دو دو۔ تین تین مسجدیں مشرقی اور مغربی افریقہ والے بنا دیں تو پاکستان کی پونڈ حاصل کرنے کی دقت دور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان ملکوں میں پونڈ کثرت سے پایا جاتا ہے لیکن ہمارے ملک میں پونڈ کثرت سے نہیں پایا جاتا ہمارے ملک کی جو چیزیں ہیں ان کے بیچنے کے لئے انہیں دوسری قوموں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے مگر بعض غیر ملکوں میں جن میں پونڈ پایا جاتا ہے ایسی چیزیں ہیں جن کا کوئی مقابلہ نہیں۔ مثلاً

مغربی افریقہ میں

سارا پونڈ ہیروں اور سونے کے ذریعہ سے آتا ہے اور ہیروں اور سونے میں کوئی اور قوم ان کا مقابلہ نہیں کرتی۔ اسلئے لازماً انکے پاس بہت سا پونڈ بچ جاتا ہے۔ اور اس سے ہمیں مدد مل سکتی ہے پھر ہماری جماعت جاپان میں بھی پیدا ہو گئی ہے اور ترقی کر رہی ہے۔ اگرچہ وہ ترقی آہستہ آہستہ ہوئی ہے۔ لیکن بہرحال ہو رہی ہے۔ مجھے سماٹرا سے وہاں ... بیعت کا ایک خط آیا۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ خط میں پڑا رہا۔ میں تو بیماری کی وجہ سے خط نہیں پڑھ سکتا۔ اس لئے وہ کہیں پڑا رہا۔ اب جب وہ خط نکلا تو معلوم ہوا کہ وہ بیعت ایک گورنر کی تھی۔ تو ادھر خط ملا۔ اور ادھر معلوم ہوا کہ وہ بیچارا قتل بھی ہو گیا ہے۔ اب اس خط کے ملنے کا یہی فائدہ ہوا ہے کہ وکیل التبشیر نے کہا ہے کہ اسکے بیوی بچوں کو ہمدردی کا خط لکھ دیتے ہیں۔ پہلے ہم سمجھتے تھے کہ گورنر کہاں سے آ گیا کوئی ڈپٹی کمشنر ہوگا۔ مگر اب وہاں سے جو طالب علم آئے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے ہاں بڑے بڑے جزیرے ہیں ان جزیروں پر گورنر مقرر ہوتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نہیں ہوتا۔ اس نے بتایا کہ بیعت کا خط لکھنے والا گورنر ہی تھا۔ مگر وہ تو اب شہید ہو گیا ہے اب اس کی جگہ

ایک نائب گورنر نے بیعت کر لی ہے

تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں بھی ترقی ہوئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو امریکہ اور جاپان وغیرہ علاقوں میں جماعت کو بہت ترقی ہو جائے گی۔ اور اس ... ترقی سامان ہو جائیں گے امریکہ میں تبلیغ کا یہ اثر ہے ... دوسرے ملکوں

... میں بھی ہماری تبلیغ کا اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ چنانچہ مولوی نور الحق صاحب انور جو حال ہی میں امریکہ سے آئے ہیں انہوں نے بتایا کہ مصر کا جو وائس قونصل تھا اس کا جرنیل سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ اور اس نے آپ کو دعا کیلئے خط لکھا تھا لیکن اسکو آپ کا جواب نہیں پہنچا۔ میں نے دفتر والوں سے خط نکالنے کے لئے کہا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں وہ خط نہیں ملا لیکن۔ اب یہ سوال بار بار ہوا۔ اسکا دوسرا خط آیا ہے اس نے لکھا ہے کہ غالباً میرا پہلا خط نہیں پہنچا اب میں دوسرا خط لکھ رہا ہوں۔ میرے جرنیل سے جھگڑے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ والفضل واللہ کے جلسہ کے بعد مولوی نور الحق صاحب انور ملے تو انہوں نے بتایا کہ اب اس کے جرنیل کو آرام آ چکا ہے بلکہ میرے یہاں آنے سے بھی پہلے اسے آرام آ چکا تھا۔ اسلئے یہ خط پہلے کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ انور صاحب نے یہ بھی بتایا کہ وہ کرنل ناصر کا بچپن کا دوست ہے اور اس پر بہت اثر رکھتا ہے۔ یہ امریکہ میں

تبلیغ کا ہی اثر ہے

ہم امریکہ میں تبلیغ کرتے ہیں تو مصری اور شامی بھی متاثر ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہی وہ جماعت ہے جو اسلام کی خدمت کر رہی ہے اور اس طرح قدرتی طور پر انہیں ہماری جماعت کے ساتھ ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے۔ پہلی شامی حکومت کی سختیوں کی وجہ سے ہمارے مبلغ

منیر الحصنی صاحب کا خط

آیا تھا کہ اس نے ہماری جماعت کے بعض اوقاف میں دخل اندازی کی تھی۔ لیکن اب انہوں نے لکھا ہے کہ جو نئے قوانین بنائے گئے ہیں۔ ان میں کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے ان کے مطابق میں دوبارہ نالش کرنے لگا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ یدعون لک ابدال الشام۔ ابدال شام تیرے لئے دعائیں کرتے ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ شام میں جماعت پھیلے گی۔ پس دوستوں کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ وہاں جماعت کے لئے سہولت پیدا کرے اور وہاں جماعت کو کثرت سے پھیلائے تا ابدال شام پیدا ہوں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو یہی نہیں کہ "یدعون لک" کے یہی معنے ہیں کہ وہ جماعت کے لئے دعائیں کریں گے اور ابدال نام بتاتا ہے کہ انکی دعائیں سنی جائیں گی۔

ابدال کے معنے ہیں

کہ انکے اندر بڑی عظیم الشان تبدیلی پیدا ہو جائیگی۔ اور خدا تعالیٰ کے مقرب ہو جائیں گے پس اسکے لئے بھی دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے کہ شام میں جو مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دور کرے۔ وہاں مضبوط جماعت پیدا ہو اور ایسے ابدال پیدا ہوں جو رات دن اسلام اور احمدیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ ہمیں پونڈ مہیا کرنے میں شام کا بھی بڑا دخل ہے کیونکہ شام میں بھی ڈالر اور پونڈ کا زیادہ رواج ہے اور وہاں سے ہمیں کچھ مدد مل جاتی ہے بہرحال اگر سعودی عرب میں جماعت پھیلے اسی طرح امریکہ اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اور فلپائن میں ہماری جماعت پھیلے تو ڈالر مل سکتا ہے اسی طرح اگر مشرقی اور مغربی افریقہ اور انگلینڈ میں جماعت پھیلے تو پونڈ جمع ہو جاتا ہے۔ پس پونڈ اور ڈالر ہمیں لینے کے لئے نہیں چاہئیں بلکہ خدا تعالیٰ کے

کیلئے اور اسکے گھر کی تعمیر کے لئے ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ پس

دعائیں کرتے رہیں

کہ خدا تعالیٰ ان ممالک میں جماعتیں قائم کرے اور ان میں ایسا اخلاص پیدا کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے گھر سارے ممالک میں بنائیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور جو ملک اب تک تثلیث کے پھیلانے کی وجہ سے بدنام تھا وہ اب اپنے گوشہ گوشہ سے یہ آواز بلند کرے کہ مسیح تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ

دین اسلام کی بڑی بھاری فتح ہے

اور ہمارے لئے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے حصول کا بڑا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص تو وہاں تبلیغ کیلئے جا نہیں سکتا۔ چند مبلغ گئے ہوئے ہیں باقی لوگ یہ کر سکتے ہیں کہ ان کی روپیہ سے مدد کریں۔ اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا فضل چاہیں تاکہ وہ ان پر اپنے فرشتے اتارے اور انکی باتوں میں اثر پیدا کرے۔ ہمارا ایک طالب علم جرمن گیا ہوا تھا اس کا کل ہی ایک خط آیا ہے کہ ایک پادری کی بیٹی میرے ذریعہ تبلیغ تھی جو بہت حد تک احمدیت کی طرف مائل ہو گئی ہے لیکن اسے باپ سے ڈر ہے کہ وہ اسکی مخالفت نہ کرے۔ کیونکہ وہ پادری ہے۔ میں نے لکھا ہے کہ پادری تو بہت مسلمان ہو چکے ہیں۔ اس لڑکی کو سمجھاؤ کہ وہ ہماری کتابیں پڑھے اور اپنے باپ کو بھی سمجھائے وہ بھی انشاء اللہ مسلمان ہو جائے گا۔ اس وقت تک یورپ میں

دو پادری مسلمان ہو چکے ہیں

اب اگر یہ احمدی ہو گیا۔ تو تین ہو جائیں گے (ایک شخص جو باقاعدہ پادری تو نہیں لیکن اس نے پادری کی تعلیم حاصل کی ہوئی ہے۔ وہ انگلینڈ میں احمدیت میں داخل ہوا ہے۔ اس کا باپ یہودی مذہب کا عالم تھا۔ جب اس نے اپنے باپ سے ذکر کیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے اسلام سچا نظر نہیں آتا۔ لیکن اگر تمہیں سچا نظر آئے تو میں تمہیں روکتا نہیں۔ تم بیشک اسلام قبول کر لو۔ جن لوگوں کے دلوں میں سچائی کی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے۔ اگر وہ خود اسلام قبول نہ کریں تو اپنی اولادوں کو اس کے قبول کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ راستہ کھول دیتا ہے۔ پس آپ لوگ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ یورپ اور امریکہ میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کیلئے رستہ کھولے اور ہماری جو سکیم ہے کہ

یورپ میں ہماری کئی مساجد ہوں

امریکہ کی ہر ریاست میں کئی مساجد ہوں۔ اس کو خدا تعالیٰ جلد سے جلد پورا کرے اسی طرح سپین کیلئے بھی دعا کریں کہ وہ اسلام کی ابتدائی فتوحات میں شامل تھا مگر اب وہاں جبری طور پر عیسائیت کو پھیلا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں اسلام کی نصرت کے سامان پیدا کرے تا بنو امیہ کے زمانہ میں اسلام وہاں داخل

ہوا تھا اور پھر وہاں سے نکال دیا گیا تھا خدا تعالیٰ اسے احمدیت کے ذریعہ پھر وہاں دوبارہ قائم کر دے (اسکے بعد حضور نے دعا فرمائی) دعا کے بعد فرمایا:-

آئندہ کیلئے یاد رکھو کہ بیماری کی وجہ سے میرے پاؤں کانپتے ہیں اسلئے تقریر کیوقت کوئی چھوٹی سی میز ہونی چاہیئے جس پر میں سہارا لے سکوں۔ خالی سوٹی پر سہارا لینے سے بعض اوقات کام نہیں چلتا۔ میز کیساتھ میں زیادہ دیر کھڑا ہو سکتا ہوں۔ اس سال

مجھے کمزوری زیادہ ہے

گو عقلاً ثابت ہوتا ہے کہ یہ وہم ہے۔ اسلئے کہ میں پہلے سمجھتا تھا کہ شاید یہ کمزوری بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔ لیکن پیر تو چند ماہ سے فرق پڑا ہے اور چند مہینوں میں عمر میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا اسلئے ڈاکٹروں کی رائے مجھے صحیح معلوم ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ اصل میں کمزوری نہیں ہے صرف وہم ہے ملنے والے بھی کہتے ہیں کہ آپکی صحت اچھی معلوم ہوتی ہے مگر مجھے کمزوری نظر آتی ہے اسلئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ

ڈاکٹروں کی رائے

صحیح ہے کہ مجھے بیماری نہیں۔ مگر بہرحال جو خرابیاں ہیں وہ تو ہیں ہی۔ اسلئے ضروری ہے کہ تقریر کیوقت کوئی چھوٹی میز سی ہو جس پر سہارا لے سکوں۔ کیونکہ خالی سوٹی سے دل پر دہشت رہتی ہے اور خیال ہوتا ہے کہ میں کہیں گر نہ جاؤں۔ باقی دعائیں تو میں نے آپ لوگوں کیلئے بھی کر دی ہیں۔ اور سلسلہ کیلئے بھی کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے اور آپ لوگ خیر و عافیت سے گھر جائیں اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کیلئے دیوانہ وار کوشش کریں تاکہ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت دے اور سلسلہ کی مالی حالت اور تحریک جدید جو غیر ملکوں میں تبلیغ کو وسیع کرنیکے لئے ہے اس کی مالی حالتوں میں زیادہ سے زیادہ ترقی ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے لوگوں کو

پہلے سے زیادہ قربانی کرنیکی توفیق دے

اور پچھلے سال جو اس ملک میں فصل ربیع کی جو تباہی آئی تھی آئندہ اس سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے۔ پھر نئی فصلوں میں بھی برکت دے تاکہ زمینداروں کے پچھلے نقصان دور ہو جائیں اور آئندہ کیلئے وہ اور قربانی کرنے کیلئے تیار ہو جائیں ہماری جماعت میں زمیندار ہی زیادہ ہیں اور انکی مالی کمزوری کا کچھ اثر پڑ سکتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرے اور اپنی تازہ بشارتوں یعنی الہاموں اور کشوف اور خوابوں کے ذریعہ انکے ایمانوں کو تقویت دے تاکہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کو زیادہ مضبوط بنا سکیں میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں کو سچی خوابیں آتی ہیں انکی اولادیں کہتی ہیں کہ ہمارے دادا کو ایسی خواب آئی تھی پھر انکی اولاد کہتی ہے کہ ہمارے پردادا کو ایسی خواب آئی تھی غرض تین تین پشت تک اس کا اثر چلا جاتا ہے اگر ہمارے دوست اس طرف توجہ کریں اور پھر اپنی اولاد کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہیں تو انکی کم سے کم تین چار پشتیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ اور پھر اگلی نسل بھی ایسی ہو جائے تو تو پشتیں محفوظ ہو گئیں ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد انکی رحمت ۳۰۰ سال تک محفوظ رہی اور تیرہ سو سال میں بڑے بھاری تغیر آ جاتے ہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ قیامت تک ہی ہماری نسل محفوظ ہو جائے کیونکہ احمدیت خدا تعالیٰ کا آخری جلال ہے اس آخری جلال کو کم سے کم قیامت تک قائم رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہمیشہ لوگوں میں روحانیت اور ہدایت کی طرف توجہ کے سامان پیدا ہوتے رہیں۔ اگر یہ سامان مٹ گئے تو اور کوئی ذریعہ ہدایت کا دنیا میں نہیں رہے گا۔ غرض میں ہی یہ

ہالینڈ میں یورپ کے احمدی مبلغین کی کامیاب سالانہ کانفرنس

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور پریس کے ذریعے ملک کی فضا اسلام کے زندگی بخش پیغام سے گونج اٹھی

صدر اجلاس محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مبلغین اسلام کی ایمان افروز تقاریر۔ تبلیغ اسلام کو وسعت دینے کے لئے اہم فیصلے

خبر رساں ایجنسیوں اور نمائندگانِ پریس کی شرکت۔ اخبارات میں تصاویر اور خبریں

ٹیلی ویژن کے ذریعے کانفرنس کے نظارے کئی دن تک دکھائے جاتے رہے

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسجد ہالینڈ

(۲)

کانفرنس کا دوسرا دن اور پبلک جلسہ

دوسرے دن مبلغین کے مشورے کے اجلاس تھے۔ جو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئے۔ شام کو ایک مشہور ہال (DIEREN TUIN) میں پبلک جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کارروائی آٹھ بجے شروع ہونی تھی۔ مگر سامعین نصف گھنٹہ پیشتر ہی آنا شروع ہو گئے۔ ہمارے نوجوانوں نے اپنے شائع شدہ لٹریچر سے میزیں سجائی ہوئی تھیں اور سٹیج پر بھی لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا ڈچ زبان میں ترجمہ خوشخط موٹے الفاظ میں آویزاں کیا ہوا تھا۔ اور پیچھے سٹیج کے وسط میں ایک بڑے گتے پر خوبصورت رنگ میں اسلامی ہلال اور ستارہ چمک رہا تھا۔ یہ سب کام نوجوانوں نے از خود ہی شوق سے انجام دیا تھا۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل خاکسار نے چند کلمات بطور خوش آمدید کہے اور پھر جلسہ کی کارروائی ہمارے بھائی عبد اللہ خان اونک (Abdulah Oneh. V.) کی صدارت میں شروع ہوئی۔

بفضلہ تعالیٰ حاضری بہت اچھی تھی اور پھر اچھے طبقہ پر مشتمل تھی۔ معززین دور دور سے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ پریس رپورٹر اور پریس فوٹو گرافر بھی موجود تھے۔ لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے آواز سارے ہال میں بخوبی پہنچتی رہی۔

سب سے قبل مکرم برادرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن نے "اسلام کا تعلق دوسرے مذاہب کے ساتھ" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ آپ نے یہ بات ذہن نشین کرائی کہ اسلام سارے مذاہب اور ان کے پیشواؤں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کی تمام اصولی تعلیمات کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے نیز تقاضۂ حالات کے مطابق مزید مناسب ہدایات بھی پیش کرتا ہے۔ اور اس طرح اسلامی تعلیم عالمگیر اتحاد اور امن کا باعث ہے۔ آپ نے اپنے مضمون کو عمدگی سے نبھایا۔

آپ کی تقریر کے بعد برادرم مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کی تقریر تھی آپ نے جہاد کے متعلق اسلامی نظریہ کے موضوع پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام مذہب کے معاملہ میں کسی جبر و تشدد کو جائز قرار نہیں دیتا۔ وہ لوگ جو اسلام کی خالص مدافعانہ جنگوں کو جارحانہ قرار دیتے ہیں۔ وہ ایک بہت بڑے ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں اسلامی تعلیمات اس بارہ میں بہت واضح ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں اپنے نظریہ کو واضح فرمایا۔

آپ کے بعد مکرم برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب امام مسجد ہمبرگ (جرمنی) نے "اسلام میں عورت کی پوزیشن" پر نہایت عمدہ اور مختصر رنگ میں روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ اسلام جس رنگ میں عورتوں کو حقوق اور مراعات دیتا ہے اور ان کے وقار کو قائم کرتا ہے۔ اس کی نظیر کوئی دوسرا مذہب پیش نہیں کر سکتا چنانچہ اس ضمن میں آپ نے "اسلامی نظریہ" کو مختصراً احباب کے سامنے رکھا اور اسلامی تعلیم کی برتری ثابت کی۔

آپ کے لیکچر کے اختتام پر مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا نے سامعین کو اسلامی نظریہ نجات کے متعلق مختصراً معلومات بہم پہنچائیں اور ثابت کیا کہ اسلامی نظریہ نجات کو عیسائی نظریہ نجات پر برتری اور فوقیت حاصل ہے۔

آخری تقریر مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ کی تھی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بتایا کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہمارے قلوب میں آپ کے لئے کس قدر عزت اور قدر کے جذبات ہیں۔ اس کے ثبوت میں آپ نے قرآن کریم کی آیات پیش فرمائیں۔ اور واضح کیا کہ مسیح کی صحیح تعلیم کرنے والے ہم مسلمان ہی ہیں۔

جملہ تقاریر کا خلاصہ ہر تقریر کے بعد جناب صاحب صدر ڈچ زبان میں حاضرین کی خدمت میں پیش فرماتے رہے۔ جو بہت لوگوں کے لئے بڑی سہولت اور دلچسپی کا باعث ہوا۔

مکرم جناب چوہدری صاحب بالقابہ کی تقریر

وقفہ کے بعد مکرم جناب چوہدری صاحب کی تقریر تھی جس کے لئے تمام ہال ہمہ تن انتظار تھی۔ آپ کی تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر تھی۔ اصل تقریر شروع کرنے سے قبل آپ نے دو امور کا ذکر فرمایا۔ پہلا یہ کہ یورپ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ یہ خیال حقیقت سے بالکل دور ہے۔ آپ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ ان مبلغین کو دیکھ رہے ہیں۔ جو یورپ کے مختلف ممالک سے آئے ہیں۔ یہ لوگ بالکل نہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے ذریعہ آج افریقہ اور امریکہ میں بھی اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے اور دن بدن اسلام پھیلتا جا رہا ہے۔ اب وہ تلوار کہاں ہے۔ جس کا ہمیں الزام دیا جاتا ہے۔ آپ نے اس امر پر بھی زور دیا کہ جن عقائد کو عیسائیت پیش کر رہی ہے۔ وہ مسیح کی تعلیم سے منحرف ہے۔ اس ضمن میں یوحنا باب ۸ کو آپ نے پیش فرمایا کہ مسیح نے کبھی بھی اس رنگ میں اپنے آپ کو خدا کا بیٹا نہیں قرار دیا۔ جیسا کہ آج عیسائیت انہیں قرار دے رہی ہے۔

ان مختصر ریمارکس کے بعد آپ نے اصل موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دیکھنے کے لئے اول یہ امر ضروری ہے کہ ہم اس زمانہ کے حالات کو اپنے تصور میں لائیں اور پھر عرب جیسے ملک کا بھی تصور کریں جو تہذیب و تمدن کے لحاظ سے سب سے پیچھے تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے نبی صلعم کا وجود ایک تاریخی وجود ہے۔ آپ کی زندگی کیا کھلی، پاک و صاف ہے کہ جس کی نظیر کسی اور جگہ نہیں ملتی۔ آپ کی زندگی کے تفصیلی حالات پڑھنے سے یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ مبارک اور مقدس وجود آج چودہ سو سال کے بعد بھی اسی طرح ہمارے اندر موجود ہے۔ جیسا کہ وہ اس زمانہ میں تھا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ آنحضرت صلعم ایک بہترین تعلیم لائے اور حضور نے وہ تعلیم نہ صرف لوگوں کو ہی بتلائی۔ بلکہ خود بھی اس تعلیم کا بہترین نمونہ تھے۔ آپ نے اپنے آپ کو ایک انسان کی حیثیت میں پیش فرمایا۔ اور یہی صحیح اور مناسب بھی تھا۔ کیونکہ کسی کے لئے کوئی چیز نمونہ تب ہی ہو سکتی ہے جبکہ وہ اس کی جنس سے ہو۔ غیر انسان انسانوں کے لئے نمونہ کیسے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے معافی، رحم، سچائی اور ایسی ہی دیگر صفات میں صحیح نمونہ پیش فرمایا۔ پھر آپ زندگی کی مختلف حالتوں میں سے گزرے۔ آپ کا وجود ہمارے لئے ایک بہترین مثال ثابت ہوا۔ آپ یتیمی کے دور سے بھی گزرے۔ آپ نے تجارتی کاروبار بھی کیا۔ ماتحت بھی رہے۔ اور پھر حاکم بھی بنے۔ آپ کے اخلاق اور آپ کی دیانت اور امانت کے متعلق وہ مشہور و معروف گواہی جو حضرت خدیجہؓ نے پندرہ سال اکٹھا رہنے کے بعد دی۔ وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ کی دو ہی سب سے بڑی خواہشات معلوم ہوتی ہیں ایک قرب الٰہی اور دوسرا جذبہ خدمت خلق۔ آپ کی مشکلات کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ اور یہ مشکلات صرف آپ تک ہی محدود نہ تھیں بلکہ آپ کے متبعین کو بھی ان کا شکار ہونا پڑا۔ آپ کے جاں نثار صحابی حضرت ابوہریرہؓ پر جس رنگ کی مشکلات آئیں وہ سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہیں نہایت بے دردی کے ساتھ تپتی ہوئی پتھریلی زمین پر گھسیٹا جاتا اور طرح طرح کے آلام و مصائب پہنچائے جاتے۔ پھر ۱۳ سالہ بائیکاٹ کا زمانہ کوئی معمولی کام نہ تھا۔ مگر ان تمام مشکلات کے باوجود خدا تعالیٰ کے وعدوں پر آپ کو پورا پورا ایمان تھا۔ نہ آپ کے صحابہؓ نہ ڈگمگاتے اور اس صبح روشن کی انتظار میں بیٹھے رہے جبکہ یہ تمام مصائب و آلام کے اندھیرے یکسر کافور ہو جانے تھے۔ ہاں یہ وہی صبح تھی۔ جس کا ذکر والفجر ولیال عشر والشفع والوتر میں تھا جس کے لئے تیرہ سال کے انتظار کی ضرورت تھی۔ چنانچہ وہ صبح آن پہنچی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا کا کلام سچا تھا خدا کا رسول سچا تھا اور ایمانداروں کی بات بھی سچی تھی۔ وہ وقت جبکہ آپؐ کو اور آپ کے جاں نثار صحابہ کو دشمنان دین کے حملوں سے دو چار ہونا پڑا وہی وقت جبکہ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا کے تحت اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی گئی۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے آج کون کہہ سکتا ہے کہ وہ نبی اپنی مدافعت میں حق بجانب نہ تھا۔ اس کے بعد جو جنگیں ہوئیں ان میں مسلمانوں کو کسی طرح بھی جارحانہ اقدام کرنے والے قرار نہیں دیا جا سکتا۔ دشمن کے

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ماہانہ اجلاس

قادیان ۹ر نومبر۔ آج مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ماہانہ اجلاس بابت ماہ نومبر زیر صدارت مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مسجد مبارک میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم۔ عہد خدام الاحمدیہ اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلے مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ خصوصیات کے موضوع پر۔ اور مکرم شیخ مسعود احمد صاحب ادیب فاضل نے اسلام کی پانچ خصوصیات کے موضوع پر اور محمود احمد صاحب خارث قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے ذکر حبیب علیہ السلام کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد خاکسار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ نے آئندہ پروگرام کا خاکہ پیش کیا۔

بعدہٗ مکرم صاحب صدر نے نہایت مفید اور مؤثر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے مختلف امور پر روشنی ڈالی۔ اور خدام کو نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا جو شخص اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں غفلت کرتا ہے۔ اس کے ایمان میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ برخلاف اس کے نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کرنے والا شخص خدا تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرتا ہے اور لغزشوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر خادم کو اپنے دوست اور ہمسایہ خادم کی تربیت یا اصلاح کے متعلق خیال رکھنا چاہیئے۔ اور توجہ دلاتے رہنا چاہیئے۔

نیز فرمایا کہ اپنی کسی غفلت اور کوتاہی پر اگر کسی خادم کو سزا دی جاتی ہے تو اس کا قبول کر لینا اس کے لئے باعث رحمت ہوتا ہے۔ آپ نے لفظ "درویش" کی تشریح فرماتے ہوئے خدام کو یہ وقت اخلاص اور محبت کے ساتھ گذارنے اور حتی الامکان اعتراض اور نکتہ چینی سے بچنے کی تلقین کی۔ اور فرمایا کہ جو شخص سچا درویش بننے کی کوشش کرے گا خدا تعالےٰ اس کی تمام ضروریات کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ اور اس کو کبھی رزق کی تنگی نہیں دیتا۔ آخر میں آپ نے بہشتی مقبرہ کی صفائی وغیرہ کے لئے ایک آسان سکیم بیان فرمائی جس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی انشاء اللہ تعالےٰ۔ اور بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

حکومت پنجاب کے بعض افسران

کی خدمت میں

جماعت احمدیہ کا لٹریچر اور تبلیغ

گذشتہ ہفتہ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلےٰ۔ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے سلسلہ کے ایک کام کے لئے چنڈی گڑھ تشریف لے گئے تھے۔ اور دو روز کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ اس سفر کے دوران میں ان حضرات نے بعض افسران حکومت کو سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا اور زبانی بھی بعض افراد کو سلسلہ کی تعلیم و تبلیغی حالات سے آگاہ کیا۔ مؤخر الذکر دونوں صاحبان اکثر باہر سفروں پر جاتے رہتے ہیں۔ اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ زبانی بھی تبلیغ کرنے کا شوق اور ملکہ رکھتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح مکرمی مولوی برکات احمد صاحب بھی لٹریچر کی تیاری و اشاعت کے سلسلہ میں نظارت ہذا سے خاص تعاون فرمایا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ حال ہی میں امرتسر کے ہیڈ ڈاکٹر نے معائنہ کیا ان کی ہدایات کے مطابق علاج کرنے کے نتیجہ میں بفضلہ تعالےٰ نمایاں فرق ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

چنانچہ اس مذکورہ سفر میں تبلیغی کارروائی کی جو رپورٹ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے مرتب کر کے ارسال فرمائی ہے۔ اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے اچھے نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"چنڈی گڑھ میں مسٹری گیڈنگ گورنر پنجاب کی خدمت میں اسلامی اصول کی فلاسفی اور سیرت آنحضرت صلعم انگریزی اور بعض دیگر تبلیغی ٹریکٹ ہندی و انگریزی میں پیش کئے گئے ہوم سیکرٹری صاحب شری اے۔ این کیشپ اے آئی جی پولیس کنور شمشیر اور ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ڈی سردار عجائب سنگھ اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب چیف منسٹر سردار پریتی پال سنگھ کو تبلیغی لٹریچر ہندی۔ اردو۔ انگریزی اور گورمکھی میں پیش کیا گیا۔

تبلیغی کتابوں اور ٹریکٹوں کا سیٹ شری میجر آنند صاحب ملٹری سیکرٹری ٹو دی گورنر کی خدمت میں پیش کیا گیا

۲۔ گاڑی میں بیسیوں افراد کو زبانی اور بذریعہ تقسیم ٹریکٹ تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ ان میں سے مندرجہ ذیل افراد خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

A۔ بخشی جسونت سنگھ۔ ان کو علاوہ دیگر لٹریچر کے "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" بھی دیا گیا۔ اسی طرح ایم۔ آر کپور دہلی۔ شری بربل جبلپور۔ جے ایس بیدی آف بمبئی کو بھی سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ موخر الذکر کو انگریزی لٹریچر کے علاوہ پنجابی کتاب چولہ بھی دی گئی۔ یہ فوجی میں ملازم ہیں۔ مندرجہ چار افسروں نے انبالہ سے امرتسر تک ہمارے ساتھ سفر کیا۔ اور ان کے ساتھ کم و بیش تین گھنٹے تک جماعت احمدیہ کے خصوصی عقائد کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ ان کے علاوہ شریمتی لکھوتی جین سابق ایم۔ ایل۔ اے انبالہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ یہ خاتون اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور ہماری ملاقات کے بعد گورنر سے ان کی ملاقات تھی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اولین ایم۔ ایل۔ اے ہونے والی عورتوں میں سے ایک تھیں۔ محترم چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب اور جماعت کے بعض اور احباب کے ساتھ واقفیت رکھتی تھیں"۔

سید یوسف احمد صاحب احمدی کی شاندار کامیابی

سید غلام مصطفےٰ صاحب مظفرپور (بہار) کے صاحبزادہ سید یوسف احمد صاحب احمدی نے "گلاسگو یونیورسٹی" سے مکینیکل انجینئرنگ کے ڈگری امتحان میں آنرز کے ساتھ اول آکر کامیابی حاصل کی ہے۔ آپ واحد طالب علم ہیں جنہوں نے اس شعبہ کے امتحان (منعقدہ جون ۱۹۵۵ء) میں آنرز حاصل کیا۔ آپ کے لئے یونیورسٹی کی طرف سے انجینئرنگ میں "پی۔ ایچ۔ ڈی" کرنے کے لئے بطور "سکالرشپ" مبلغ گیارہ سو چالیس پاؤنڈ یعنی (تقریباً پندرہ ہزار ڈیڑھ سو روپے) کی رقم منظور کی گئی ہے۔ آپ سید وزارت حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار و صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے اور بہار کے مشہور شاعر اور ادیب جناب ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی ڈی۔ لٹ اور سید فضل احمد صاحب آئی۔ پی۔ ایس سپرنٹنڈنٹ پولیس گیا (بہار) کے حقیقی بھانجے ہیں۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس امتیازی کامیابی کو صاحب موصوف کے لئے اور تمام خاندان کے لئے دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور خدمت دین و ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے اور اپنے فضل و کرم کے دروازے ان کے لئے کھول دے۔ آمین۔

(سید خالد احمد احمدی از مظفرپور (بہار))

ہالینڈ میں مبلغین کی کانفرنس (بقیہ صفحہ ۵)

مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہی قلیل تھی جو کسی طرح بھی جارحانہ اقدام کرنے کی طاقت نہیں رکھتی تھی۔ ان لڑائیوں میں مسلمانوں کی فتوحات تو ایک معجزانہ رنگ رکھتی ہیں۔ اور اہل بصیرت کے لئے ایک بہت بھاری نشان ہیں کہ خدا تعالےٰ نے کس طرح چند بظاہر بے کس الٰہی دیوانوں کو ہزارہا کفار پر اور ہر قسم کے سامان حرب سے لیس دشمن کے مقابلہ میں فتح عطا فرمائی۔ اور آخر میں بائیبل کی پیشگوئی کے مطابق وہ دن بھی آگیا جبکہ مکہ میں فاران پہاڑ کی چوٹیوں سے امن کا شہزادہ دس ہزار قدوسیوں کی معیت میں نازل ہوا۔ آج موقعہ تھا کہ آنحضرت صلعم اپنے دشمنوں کی شرارتوں اور ان کے ظلموں کا بدلہ اتارتے اور ان کو تلوار کا مزہ تلوار ہی کے ذریعہ چکھاتے مگر نہیں اس مجسمہ رحم نے معافی اور درگذر کا بے نظیر نمونہ پیش کر کے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ اور دنیا آج تک اس جیسی مثال پیش نہ کر سکی ایسا بے نظیر نمونہ پیش کرنا فی الحقیقت آپ ہی کا کام تھا۔ اور یہی چیز تھی کہ جس نے جلد ہی سارے عرب و عجم کو حلقہ بگوش اسلام ہونے پر مجبور کر دیا۔

لاکھوں لاکھ سلام اور درود ہو اس پاک نبی پر جس نے ایسی بے نظیر اور پر امن تعلیم سے دنیا کو روشناس کیا۔

اللّٰھم صل و بارک علی محمد وعلےٰ آلہ واصحابہ اجمعین

تقریر کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مشن کی طرف سے ایک پمفلٹ پیش کیا گیا جس میں یہ گذارش کی گئی تھی کہ مزید معلومات حاصل کرنے اور تبادلہ خیالات کے لئے احمدیہ مشن ہاؤس ہالینڈ کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں اور متلاشیان حق کے لئے دعوت عام ہے۔

خواب کی اہمیت

مولانا ابو اللیث امیر جماعت اسلامی ہند کے نظریۂ خواب پر تبصرہ

اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک زبردست دلیل

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بھاگلپور

مولانا نعمانی مولانا محمد منظور صاحب نعمانی ایڈیٹر "الفرقان" لکھنؤ کچھ عرصہ سے جماعت اسلامی سے علیحدگی اختیار کر کے "الفرقان" میں اس جماعت کے معتقدات کے معیوب اور مورد عتاب ہونے کے شواہد و دلائل پیش کر رہے ہیں۔ اپنے مضامین میں دو خوابوں کا بھی انہوں نے تذکرہ کیا ہے جن سے جماعت اسلامی کے علماء اعلیٰ میں مختلف ہونے کا اشارہ کیا گیا ہے۔ جماعت اسلامی کی طرف سے اس ضمن میں خواب کشف اور الہام پر جو اصولی رنگ میں بحث کی گئی ہے۔ وہ ہمارے نزدیک اسلامی نقطۂ نگاہ سے سخت قابل اعتراض ہے۔

خرافات "تجلی" ماہنامہ "تجلی" دیوبند میں ایک مضمون کشف، رؤیا اور الہام پر افسانوی رنگ میں "ملا ابن العرب مکی" کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں اس قدر فحش کلامی، استہزاء اور ذلیل ترین ذہنیت کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ کہ الامان والحفیظ۔ اس قدر موضوع کی اس قدر توہین جو درحقیقت انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کا امتیازی نشان ہے۔ کسی متعصب غیر مسلم کی زبان و قلم سے بھی شاذ ہی نکلی ہوگی۔ ایک محقق بہت حد تک اس مضمون کے مطالعہ سے یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس جماعت کے اراکین، ہمدرد اور متاثرین، اسلامی نظریات سے کس قدر دور جا پڑے ہیں۔

ایسی ذہنیت سے نکلے ہوئے مضمون کا ایک جملہ بھی ہم "بدر" کے اوراق میں لانا پسند نہیں کرتے۔ البتہ مولانا ابو اللیث صاحب امیر جماعت اسلامی ہند کا ایک مضمون ماہنامہ "زندگی" میں شائع ہوا ہے جس میں مہذب پیرائے میں رؤیا، کشف، اور الہام کی حقیقت و اہمیت کو گرانے بلکہ ختم کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں انہی اوہام کی تردید مقصود ہے وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم۔

مولانا ابو اللیث مولانا ابو اللیث صاحب مولانا نعمانی صاحب کو ان دونوں خوابوں کی اشاعت کی ترغیب دلاتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"علاوہ ازیں ان خوابوں کا تذکرہ اس پہلو سے بھی ضروری تھا کہ جو لوگ اپنے اعتقاد اور عقیدت کی بناء پر مولانا کی تعبیر کو کان اور آنکھ بند کر کے قبول کرنے پر آمادہ ہوں ان کو خود خواب دیکھ کے مزید اطمینان قلب حاصل ہو سکے اور جو لوگ ایسے نہ ہوں لیکن بزرگوں کے خواب اور تعبیرات کو خاص اہمیت دیتے ہوں وہ بھی مولانا کی تعبیر کے بارے میں اطمینان کے ساتھ کوئی فیصلہ کر سکیں اور ہو سکتا ہے کہ ان خوابوں کو دیکھ لینے کے بعد ہم جیسے لوگ بھی جو خوابوں کی کوئی خاص اہمیت نہیں سمجھتے لیکن سرے سے انکے منکر بھی نہیں۔ انہیں کسی درجے میں لائق اعتناء سمجھنے پر مجبور ہو جاتے۔"

(زندگی نئی جنوری صد ۲۲ء)

تحریر بالا میں علی الترتیب تین قسم کے لوگ بتائے گئے ہیں۔

۱۔ خواب اور اس کی تعبیر کو کان آنکھ بند کر کے قبول کرنے والے۔

۲۔ بزرگوں کی خواب اور اس کی تعبیر کو خاص اہمیت دینے والے۔

۳۔ خوابوں کو خاص اہمیت نہ دینے والے مولانا موصوف نے اپنے آپ کو موخر الذکر گروہ میں شامل کیا ہے۔

اہمیت خواب جو بزرگوں تک کی خوابوں کو بھی کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔ قریب تھا کہ مولانا خواب، کشف اور الہام کی حقیقت کا سرے سے ہی انکار کر دیتے۔ لیکن انہوں نے سوچا کہ اسلامی لٹریچر اور تاریخ کی روشنی میں یہ غلطی ہمالیہ سے بھی بڑی غلطی ہوگی۔ جس کو طول و طویل عبارتوں سے بھی صحیح کر دکھانا ایک غیر ممکن ممتنع اور محال امر ہوگا۔ اس لئے طفل تسلی کے طور پر اس کے آگے یہ فقرہ بڑھا دیا کہ "لیکن سرے سے ان کے منکر بھی نہیں"۔ اس جملہ کے اضافہ کے باوجود آپ نے اپنے مضمون میں رؤیا، کشف، اور الہام کی حقیقت و اہمیت کو گرانے کی پوری کوشش کی ہے۔ اور سارے مضمون میں اس امر کا اشارہ تک نہیں کیا گیا کہ آخر کس حد تک عصر حاضر میں ہم خواب سے مستفید ہو سکتے ہیں اور اس کی کیا صورت ہوگی۔ بلکہ اس کے برعکس اس کی اہمیت گرانے کے ساتھ ساتھ اس کے ذریعۂ علم ہونے سے بھی انکار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تائید مسلک نیز آپ نے اپنے مسلک کی تائید میں مولانا موصوف نے بعض علماء سلف کی بعض تحریرات بھی پیش کی ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ خود جماعت اسلامی ان علماء سلف کے "ذہنی ارتقاء اور صلاحیت" کو کیا وقعت و اہمیت دیتی ہے۔ جنکو مولانا اپنی تائید کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ اور قطع نظر اس کے کہ ان علماء سلف نے وہ باتیں کس موقع اور اصطلاح میں کہی ہیں (ولکل ان یصطلح)

قرآن کریم اور خواب مولانا سے یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا قرآن کریم جو درحقیقت وحی، الہامات، کشوف اور رؤیا کا مجموعہ ہے۔ آپ کے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ حضرت یوسف حضرت ابراہیم وغیرہما انبیاء علیہم السلام کے خواب اور ان کی تعبیرات بلکہ سورہ یوسف میں مندرج دو مشرک قبطی اور فرعون مصر کی خوابیں اور انکی "تعبیرات" کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں؟ اگر دو قیدو بند میں محبوس قبطیوں کی خوابیں اور ان کی تعبیرات "علم و حقیقت" کا منبع ثابت ہوئیں۔ اور اسی طرح

خواب فرعون اگر ایک فرعون کو اپنی خواب کے "علم و حقیقت" پر مبنی ہونے پر اصرار تھا اور درباریوں کے "اضغاث و احلام" کہہ کر ٹال دینے کے باوجود وہ اپنی خواب کو خاص اہمیت دیتا رہا۔ اور بالآخر اس کا خواب تعبیرات کی کسوٹی پر علم و حقیقت ثابت ہو گیا جیسا کہ سورہ یوسف سے ثابت ہے۔ تو آخر اس چودھویں صدی ہجری میں آپ ایک "اقامت و احیاء دین" کی مدعی جماعت کے امیر و رہنما ہو کر اپنے بزرگوں یا اپنی خوابوں سے کیوں اس قدر مایوس ہو گئے ہیں؟

انانیت کاش مولانا موصوف مضمون کے حصہ مذکورہ تحریر فرماتے وقت تھوڑی دیر کے لئے اپنی انانیت کو نظر انداز کر کے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ملاحظہ فرما لیتے کہ:۔

"رؤیا المسلم جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ" (ترمذی)

یعنی مسلم کا رؤیا نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔ تو یقیناً وہ اپنے آپ کو ان لوگوں میں شمار نہ کرتے جو بزرگوں تک کی خوابوں کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔

ایک سوال محترم مولانا! کیا نبوت کے ساتھ ساتھ امت محمدیہ کے لئے سچی خوابوں کا نزول بھی بند ہو گیا ہے؟ آخر اس غیرامت پہ کیا آفت آئی ہے۔ کہ علم حقیقت اور رحمت کے دروازے اس پہ بند کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ جو چیز فرعون مصر ہرقل اور غیر مسلموں تک کے ساتھ تعلق رکھنے کے باوجود "خاص اہمیت" رکھتی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ حدیث شریف کے علاوہ قرآن کریم جیسی آخری، جامع اور اکمل شرعی کتاب کی تکمیل شریعت کے لئے ان خوابوں اور انکی تعبیرات کو بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے ان کافروں تک کی خوابوں کو اہمیت دی ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ مولانا اپنے بزرگوں تک کی خوابوں کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے اور اس طرح "نظریاتی" اعتبار سے قرآن کریم کے ساتھ ٹکرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ذاتی تجربہ غالباً مولانا خود اپنی خوابوں کے تجربہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہوں گے جس کا انہوں نے اپنے مضمون میں اظہار فرمایا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں بھی اگر حدیث مقدس نبوی کو مشعل راہ بنایا ہوتا، تو بجائے خواب اور کشف کی اہمیت گرانے کے خود اپنے ہی نفس کی فکر کی ہوتی۔ فرمایا:۔

"اصدقہم رؤیا اصدقہم حدیثا" (ترمذی)

یعنی مومنوں کے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں وہ زیادہ سچ بولنے والے ہوتے ہیں

محدود ماحول ہم کبھی باور نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم اور حدیث نبوی سے جو ثبوت مندرجہ بالا سطور میں پیش کئے گئے ہیں وہ مولانا کی نظر سے اوجھل رہے ہوں گے۔ یقیناً آپ ان سے واقف ہوں گے۔ اغلب خیال یہی ہے کہ مولانا نے اپنے محدود ماحول میں غور کر کے یہ نتیجہ نکالا ہوگا کہ یہ چیزیں پرانی ہو چکی ہیں۔ اور دور حاضر میں آج کوئی مسلمان نہیں ہے۔ جو مرد میدان بن کر اس کا عملی ثبوت پیش کر سکے۔ کاش! مولانا اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار کر دیکھتے تو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امام

عملی ثبوت جماعت احمدیہ کے ہزاروں خواب، الہامات اور کشوف امور مہمہ کے متعلق بڑی شان و شوکت کے ساتھ پورے ہوتے دکھائی دیتے۔ بلکہ انہیں نظر آ جاتا کہ موافقین اور غیر جانبدار تو ایک طرف بڑے بڑے مخالفین جن میں جماعت اسلامی کے "اراکین" اور آرگن بھی شامل ہیں۔ ان خوابوں اور الہامات و کشوف کی صداقت و اہمیت کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے!!!

اگر مولانا محدود ماحول سے نکل کر نظر دوڑاتے تو انہیں آج ہزاروں افراد جماعت احمدیہ میں ایسے نظر آتے جو رؤیا، کشوف اور الہامات سے آج بھی پہلے کی طرح محظوظ ہو کر روحانی مدارج طے کر رہے ہیں۔

ایک عمدہ تجویز

اس جگہ الہامات کا بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ یہ امر صرف جماعت احمدیہ ہی کے ساتھ

مخصوص نہیں۔ بلکہ مولانا خود یا آپ جیسے دوسرے مخالفین اور تمام غیر احمدی علماء کرام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک تجویز کے مطابق خود اپنی ذات پر تجربہ کر کے اکیس روز کے اندر اندر خواب کی اہمیت اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے صدق اور کذب کو معلوم کر سکتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میرے بیان کے صدق پر اللہ جل شانہٗ نے کئی طرح کے نشان ظاہر فرمائے۔ اور چاند سورج کو میری تصدیق کے لئے خسوف و کسوف کی حالت میں رمضان میں جمع کیا اور مخالفوں سے کشتی کی طرح مقابلہ کرا کے آخر پر ایک میدان میں اعجازی طور پر مجھے فتح دی۔ اور دوسرے بہت سے نشان دکھلائے، جن کی تفصیل رسالہ سراج منیر اور دوسرے رسالوں میں درج ہے۔ لیکن باوجود نصوص قرآنیہ و حدیثیہ و شواہد عقلیہ و آیات سماویہ پھر بھی ظالم طبع مخالف اپنے ظلم سے باز نہ آئے۔ اور طرح طرح کے افتراؤں سے مدد لے کر محض ظلم کے رو سے تکذیب کر رہے ہیں۔ لہٰذا اب مجھے اتمام حجت کیلئے ایک اور تجویز خیال میں آئی ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ اور تفرقہ جس نے ہزار ہا مسلمانوں میں سخت عداوت اور دشمنی ڈالدی ہے۔ رو باصلاح ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ:-

پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مرد ان باصفا کی خدمت میں اللہ جل شانہٗ کی قسم دے کر التجاء کی جائے۔ کہ وہ میرے بارہ میں اور میرے دعوے کے بارہ میں دعا اور تضرع اور استخارہ سے جناب الٰہی میں توجہ کریں۔ پھر اگر ان کے الہامات اور کشوف اور رؤیا صادقہ سے جو حلفاً شائع کریں کثرت اس طرف سے نکلے کہ گویا یہ عاجز کذاب اور مفتری ہے تو بیشک تمام لوگ مجھے مردود اور مخذول اور ملعون اور مفتری اور کذاب خیال کر لیں۔ اور جس قدر چاہیں لعنتیں بھیجیں۔ ان کو کچھ بھی گناہ نہیں ہوگا۔ اور اس صورت میں ہر ایک ایماندار کو لازم ہوگا کہ مجھ سے پرہیز کرے۔ اور اس تجویز سے بہت آسانی کے ساتھ مجھ پر اور میری جماعت پر وبال آجائے گا۔ لیکن اگر کشوف اور الہامات اور رؤیا صادقہ کی کثرت اس طرف ہو کہ یہ عاجز منجانب اللہ اور اپنے دعوے میں سچا ہے تو پھر ہر ایک خدا ترس پر لازم ہوگا کہ میری پیروی کرے اور تکفیر و تکذیب سے باز آوے۔ ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص کو ایک دن مرنا ہے۔ پس اگر حق کے قبول کرنے کے لئے اس دنیا میں کوئی ذلت بھی پیش آئے۔ تو وہ آخرت کی ذلت سے بہتر ہے۔ لہٰذا میں تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء پنجاب اور ہندوستان کو اللہ جل شانہٗ کی قسم دیتا ہوں جس کے نام پر گردن رکھ دینا سچے دینداروں کا کام ہے۔ کہ وہ میرے بارے میں جناب الٰہی میں کم از کم اکیس روز توجہ کریں یعنی اس صورت میں کہ اکیس روز سے پہلے مجھے معلوم نہ ہو سکے اور خدا سے انکشاف اس حقیقت کا چاہیں۔ کہ میں کون ہوں۔ آیا کذاب ہوں۔ یا من جانب اللہ؟ میں بار بار بزرگان دین کی خدمت میں اللہ جل شانہٗ کی قسم دے کر یہ سوال کرتا ہوں کہ ضرور اکیس روز تک اگر اس سے پہلے معلوم نہ ہو سکے اس تفرقہ کو دور کرنے کے لئے دعا اور توجہ کریں۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی قسم سنکر پھر التفات نہ کرنا راستبازوں کا کام نہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ اس قسم کو سنکر ہر ایک پاک دل اور خدا تعالیٰ کی عظمت سے ڈرنے والا ضرور توجہ کریگا پھر ایسی الہامی شہادتوں کے جمع ہونے کے بعد جس طرف کثرت ہوگی وہ امر من جانب اللہ سمجھا جائے گا۔ اگر میں حقیقت میں کذاب اور دجال ہوں تو اس امت پر بڑی مصیبت ہے کہ ایسی ضرورت کے وقت میں۔ اور فتنوں اور بدعات اور مفاسد کے طوفان کے زمانہ میں بجائے ایک مصلح اور مجدد کے چودھویں صدی کے سر پر دجال پیدا ہوا۔ یاد رہے کہ ایسا ہر ایک شخص جس کی نسبت ایک جماعت اہل بصیرت مسلمانوں کی صلاح اور تقدی اور پاک دلی کا ظن رکھتی ہے۔ وہ اس اشتہار میں میرا مخاطب ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ جو صلحاء شہرت کے لحاظ سے کم درجہ پر ہیں میں ان کو کم نہیں دیکھتا۔ ممکن ہے کہ وہ شہرت یافتہ لوگوں سے خدا تعالیٰ کی نظر میں زیادہ اچھے ہوں۔ اسی طرح میں صالحہ عفیفہ عورتوں کو بھی مردوں کی نسبت تحقیر سے نہیں دیکھتا ممکن ہے کہ وہ بعض شہرت یافتہ صالح مردوں سے بھی اچھی ہوں لیکن ہر ایک صاحب جو میری نسبت کوئی رؤیا یا کشوف یا الہام لکھیں ان پر ضروری طور پر واجب ہوگا کہ وہ حلفاً اپنی دستخطی تحریر سے مجھ کو اطلاع دیں۔ تا ایسی تحریریں ایک جگہ جمع ہوتی جائیں پھر حق کے طالبوں کے لئے شائع کی جائیں۔

اس تجربہ سے انشاء اللہ بندگان خدا کو بہت فائدہ ہوگا اور مسلمانوں کے دل کثرت شواہد سے ایک طرف تسلی پا کر فتنہ سے نجات پا جائیں گے۔

اور آثار نبویہ میں بھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ اول مہدی آخر الزمان کی تکفیر کی جائیگی۔ اور لوگ اس سے دشمنی کرینگے اور نہایت درجہ کی بدگوئی سے پیش آئیں گے۔ اور آخر خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کو اس کی سچائی کی نسبت بذریعہ رؤیا و الہام وغیرہ اطلاع دی جائے گی۔ اور دوسرے آسمانی نشان بھی ظاہر ہوں گے۔ تب علماء وقت طوعاً و کرہاً اس کو قبول کرینگے۔

سوا اے عزیزو! اور بزرگو! برائے خدا عالم الغیب کی طرف توجہ کرو۔ آپ لوگوں کو اللہ جل شانہٗ کی قسم ہے کہ میرے اس سوال کو مان لو۔ اس قدیر ذوالجلال کی تمہیں سوگند ہے۔ کہ اس عاجز کی یہ درخواست رد مت کرو۔

عزیزان مے دہم صد بار سوگند\
بروئے حضرتِ دادار سوگند\
کہ در کارم جواب از حق بجوئید\
بمحبوبِ دلِ ابرار سوگند

ھذا ما ارد نا لازالة الدجی

والسلام علی من تبع الھدیٰ

الملتمس خاکسار مرزا غلام احمد قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ ۱۵؍جولائی ۱۸۹۶ء"

معیارِ صداقت

اللہ تعالیٰ کا یہ ایک عجیب تصرف ہے کہ مولانا منظور نعمانی اور جماعت اسلامی میں جو آجکل بحث چل رہی ہے اس کا مرکزی نکتہ جماعت اسلامی میں شر اور خیر کے اجزاء کا موازنہ ہے۔ یعنی مولانا نعمانی صاحب اپنے شواہد و دلائل پیش کر کے جماعت اسلامی میں غلبۂ شر کے مدعی ہیں۔ اور جماعت اسلامی کے مضمون نگار حضرات اپنی جماعت میں شر کی بجائے غلبۂ خیر ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر بالا میں بھی کشوف و رؤیا اور الہامات کے غلبہ اور کثرت کو ہی معیار صداقت ٹھہرایا گیا ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس معاملہ کو مخالفین کے سپرد کر دیا ہے کہ وہ خود تجربہ کریں۔ اور امتیاز کے لئے ایک معین پیمانہ کی وضاحت فرما دی ہے جس کے ذریعہ سے انسان آخری نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ لیکن زیر بحث فریقین نہ تو ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہیں اور نہ ہی اس جماعت میں خیر اور شر کے موازنہ کے لئے کوئی واضح پیمانہ بیان کر سکتے ہیں۔ بلکہ محض ایک بے نتیجہ کشمکش ہے

دوسرا فائدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ساٹھ سال سے مندرجہ بالا چیلنج موجود ہے۔ اور اس لمبے عرصہ میں صدہا افراد نے اس کے ذریعہ حق کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اور آج مولانا اور دوسرے غیر احمدی علماء "مشائخ" اور "صالحین" کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے۔ بالخصوص مولانا ابو اللیث تو خود اپنے ہی اصول کے مطابق اور اپنی ہی ذات پر اس کا تجربہ کر کے دوہرا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یعنی اگر آپ صدق دلی سے اس پر عمل کریں گے تو ایک طرف آپ پر خواب، کشف، الہام کی اہمیت واضح ہو جائے گی اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے صدق و کذب پر بھی اطلاع پا سکیں گے انشاء اللہ العزیز۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند\
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے\
(مسیح موعودؑ)

والسلام علیٰ من تبع الھدیٰ

اعلانِ دعا

مورخہ ۱۲؍۳ سید صمصام الدین صاحب مبلغ رانچی کو سونگڑہ میں خدا تعالیٰ نے چوتھا لڑکا اور مورخہ ۲۵؍۲۶ کی درمیانی شب کو مولوی بشیر احمد صاحب ناظم مبلغ حال بھاگلپور کو قادیان میں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ احباب نومولودین کے خادم دین بننے اور دونوں کی درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کن صورتوں میں

پیشگوئی بارہ مصلح موعود "تین کو چار کرنیوالا" کے مصداق ہیں!

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان

(۲)

(۱۷) یوں تو قرآن کریم نے یہ بتایا ہے کہ انبیاء کے زمانہ میں مومنوں کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں کفار کی بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آتی رہی ہیں مگر ۳۱۳ والا واقعہ تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ آپ سے قبل تاریخ میں اس قسم کے واقعہ کا تین دفعہ اعادہ ہوا ہے۔

(۱) ایک دفعہ بنی اسرائیل میں خدا تعالیٰ نے ۳۱۳ مومنین کو ان کے دشمنوں پر غالب کر دیا تھا۔ (بخاری)

(۲) اس کے بعد دوسری دفعہ یہ واقعہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں بدر کے مقام پر جنگ بدر کے موقعہ پر ظاہر ہوا تھا جبکہ بائیبل و قرآن کریم کی ایک اہم بالشان پیشگوئی کے مطابق ۳۱۳ اصحاب نبی صلعم کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار دشمنوں پر فتح عظیم اور نمایاں غلبہ عطا فرمایا تھا۔

(۳) تیسری دفعہ یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آنحضرت صلعم کی ایک پیشگوئی کے مطابق واقع ہوا اور ۳۱۳ اصحاب کو آپ کے ہاتھ پر جمع ہونے کا شرف حاصل ہوا اور ان کے نام دفعتاً کتاب میں شائع کئے گئے۔ اور احمدیوں کی تعداد باوجود اشد مخالفتوں کے اس حد تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی جو کتابی صورتوں میں محفوظ کر لی گئی۔

(۴) چوتھی دفعہ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے وقت فسادات کے ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے ماتحت کہ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ کہ خدا تعالیٰ تمہیں بھر کمزوری کی حالت میں جنگ بدر والا واقعہ دکھائے گا اور تمہیں غیر معمولی مدد و غلبہ عطا کرے گا۔ چنانچہ شدید مخالفانہ حالات میں جبکہ قادیان سے احمدیوں کو نکلنے پر مجبور کر دیا گیا خدا تعالیٰ کے محض فضل و احسان اور اس کی توفیق اور حضرت امیر المومنین کی اولوالعزمی اور حسن لیاقت و تدبیر و انتظام کی وجہ سے باوجود مخالفانہ حالات کے ۳۱۳ احمدی جان نثار پورے استقلال و استقامت کے ساتھ نڈر ہو کر قادیان میں جمے رہنے میں کامیاب ہوگئے۔ اور اس طرح ان کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بھی پورا ہو گیا کہ

"یاد رہے کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان ہوگا۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے" (الوصیت)

پس ان واقعہ کے ذریعہ سے آپ نے ۳۱۳ والے پہلے تین واقعات میں ۳۱۳ والے اس چوتھے واقعہ کا اضافہ کر کے تین کو چار کر دیا۔ جس میں کہ احمدیت کی نمایاں فتح ہے یہ ایک عظیم الشان واقعہ ہے کہ تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

(۱۸) ہجرت سے قبل تین قابل احترام مرکز تھے (۱) مکہ معظمہ (۲) مدینہ منورہ (۳) قادیان دار الامان لیکن ہجرت کے بعد آپ نے ربوہ مبارکہ جو تھے مرکز کا ان میں اضافہ کر کے اس کے ذریعہ سے ان تین مراکز کو چار کر دیا۔

اہل پیغام قادیان کو چھوڑ کر چلے جانے کے بعد لاہور میں بعض نئے دفاتر وغیرہ کے اجراء کو اپنی تائید میں پیش کیا کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے ترک قادیان کے وقت کے حالات کا ۱۹۴۷ء کے حالات سے مقابلہ کر کے دیکھیں۔ جو کام آپ نے کیا ہے وہ ان کے اس وقت کے کام سے کئی گنا زیادہ ہے۔ وہ ایسا کام ہے جو حکومتوں جیسی طاقت کو چاہتا ہے۔ مگر آپ نے اپنی بے سروسامانی کی حالت میں بیابان میں ایک کامیاب اور عظیم الشان چوتھا اسلامک سنٹر قائم کر کے دنیا کو محو حیرت بنا دیا ہے۔

(۱۹) یہ عجیب اتفاق ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان قادیان سے باہر بذریعہ جلسہ کیا جائے چنانچہ اسکے متعلق تین جلسے پنجاب کے مختلف شہروں میں کئے گئے۔ اول اس پیشگوئی کے مقام شہر ہوشیارپور میں جلسہ کے ذریعہ سے اعلان کیا گیا جس میں حضور خود بھی شریک ہوئے اسی طرح اس کے بعد دوسرا جلسہ لدھیانہ میں ہوا وہاں بھی آپ تشریف لے گئے اور اپنی زبان مبارک سے اعلان فرمایا۔ تیسرا جلسہ لاہور شہر میں ہوا۔ وہاں بھی آپ نے شرکت فرمائی اور پیشگوئی کے اپنے وجود میں پورا ہونے کا اعلان کیا اور چوتھی جگہ ہندوستان کے مرکز دہلی کا انتخاب عمل میں آیا۔ آپ وہاں بھی تشریف لے گئے اور اپنے متعلق اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اظہار فرمایا۔ اس طرح اس چوتھے جلسے کے ذریعہ سے آپ نے پہلے تین جلسوں اور اعلان کو چار کر دیا۔ اور اس طرح آپ کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی شہرت بخوبی ہو کر دنیا پر اتمام حجت ہوا۔

(۲۰) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے قبل جماعت میں تین قسم کے چندے جاری تھے (۱) زکوٰۃ (۲) چندہ عام (۳) چندہ وصیت۔ آپ نے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے ایک چوتھی قسم کا چندہ جاری کیا جس کا تعلق تحریک جدید اور وقف جدید سے ہے۔ آپ نے اس چوتھی قسم کے چندہ کے ذریعہ سے جماعت اور اس کے لٹریچر کی پوزیشن کو بہت آگے بڑھا دیا۔ یہ چوتھی قسم کا چندہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ بلکہ یہ وہ چیز ہے جسے اسلام کی ترقی میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کے ذریعہ سے قرآن کریم کی عظمت کے اظہار کا کام ساری دنیا میں ہو رہا ہے۔ قرآن کے تراجم ہو رہے ہیں مبلغ تیار کئے جا رہے ہیں۔ اور مساجد اور مشن قائم کئے جا رہے ہیں۔ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی میں یہ کام آپ کی خاص علامت قرار دیا گیا ہے۔

(۲۱) حضرت امیر المومنین کے ذریعہ سے جماعت میں چار قسم کے جلسوں کا انعقاد ہوا ہے (۱) پیشوایان مذاہب کا جلسہ۔ (۲) سیرت النبی کا جلسہ (۳) مصلح موعود کی پیشگوئی سے متعلق جلسہ (۴) مسیح موعود ڈے۔ یہ چاروں جلسے اپنی اپنی جگہ نہایت اہم ہیں۔ ان کے ذریعہ سے چار دائرہ عالم میں وسیع اسلامی پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔

(۲۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام جلد اول کے آخر میں لکھا ہے کہ اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے۔ اس میں مصلح موعود کے مسیح ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس طرح ۲۰ر فروری ۸۶ء میں مصلح موعود کے دست شفا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ وہ بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا اس میں اس کی سیاحت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ مصلح موعود کو مسیح ہونے کی وجہ سے لمبے لمبے سفر پیش آنے والے ہیں۔ چنانچہ وہ سفر حضرت امیر المومنین کو پیش آئے۔ آپ نے بلاد مصر، عرب، شام تین ممالک کے سفر کے علاوہ یورپ کا بھی سفر کیا۔ اور اس طرح آپ نے یورپ کے سفر کے ذریعہ سے پہلے تین ملکوں کے سفروں کو چار کر دیا۔ اور اس جہت سے بھی یہ پیشگوئی آپ کے ذریعہ سے نہایت شاندار طور پر پوری ہوئی۔ کیونکہ ان سفروں کے ذریعہ سے بھی اسلام ہی کے مفاد پیش نظر تھے۔

(۲۳) آپ نے وقتاً فوقتاً مختلف تبلیغی تحفے والیان ممالک کو پیش کئے مثلاً ریاست حیدرآباد کے نواب کو ایک تبلیغی تحفہ کتاب کی صورت میں دیا۔ اسی طرح شاہزادہ ویلز کو ان کی ہندوستان میں آمد پر اسے خوش آمدید کہتے ہوئے تحفہ شہزادہ ویلز پیش کیا۔ امیر امان اللہ خاں سابق والئ افغانستان کو بھی آپ کی طرف سے ایک تحفہ دیا گیا جس کا نام دعوت الامیر ہے۔ چوتھا تحفہ آپ نے لارڈ اروِن کو دیا جو تحفہ لارڈ اِروِن کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

(۲۴) زبانوں کے لحاظ سے آپ کو چار زبانوں سے تعلق ہے پنجابی۔ اردو۔ عربی اور انگریزی۔ اور ان چار بڑی زبانوں کے ذریعہ سے جملہ تبلیغی مقاصد میں بہت حد تک فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور اٹھایا گیا ہے۔ ان میں سے پہلی تین زبانیں مشرقی اور ملکی ہیں۔ اور چوتھی غیر ملکی مغربی زبان ہے جو دنیا کے اکثر حصہ میں بولی جاتی ہے۔

(۲۵) قادیان میں تقسیم ملک کے بعد سخت خطرات اور مخالفانہ حالات میں جماعت قادیان کے پاس اگلی بہت سی مساجد میں سے چار مسجدیں رہ گئی ہیں۔ یعنی مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، مسجد ناصر آباد اور مسجد فضل۔ یہ چوتھی مسجد وہ مسجد ہے جس کی بنیاد بھی آپ نے رکھی ہے اور اس کا نام بھی اپنے نام پر فضل رکھا ہوا ہے۔ آپ کی برکت سے یہ چار مسجدیں ہمارے قبضہ میں رہ گئیں۔ اور مسجد فضل کے ذریعہ سے آپ نے باقی تین مساجد کو چار کر دیا۔

ان چاروں مسجدوں کا تعلق چار محلوں سے ہے جو درویشوں کے ذریعہ سے آباد ہیں۔ قادیان کے ان چار محلوں کا آباد ہونا بلکہ قادیان کا احمدیوں کے پاس ہونا محض آپ کی برکت کی وجہ سے ہے۔ اگرچہ ان باتوں کا ذکر حضرت اقدس کی پیشگوئیوں میں موجود ہے مگر خدا تعالیٰ نے ان واقعات کو آپ کے وجود اور آپ کے زمانہ کے ساتھ وابستہ و مقدر کر رکھا تھا۔

(۲۶) اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے چار قسم کے فتنوں کے ازالہ کا کام لے رہا ہے۔ یہ چار قسم کے فتنے حسب ذیل ہیں۔

(۱) جماعت احمدیہ کا اندرونی فتنہ جو پیغامیوں۔ بابیوں۔ مستریوں۔ مصری اور ان کے ساتھیوں اور وہابیوں کا فتنہ ہے وہابی فتنہ سے میری مراد مولوی عبد الوہاب وغیرہ کا فتنہ ہے۔

(۲) دوسری قسم کا فتنہ جماعت احمدیہ کا بیرونی فتنہ ہے۔ یعنی غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے ختم نبوت کے نام پر دو دفعہ بخاری احراری اور مودودی وغیرہ کی حکومت کے ساتھ گٹھ جوڑ کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی تباہی کی خطرناک وسیع سازش جو آپ کے ذریعہ سے بری طرح ناکام و نامراد رہی۔

(۳) تیسری قسم کے فتنے وہ ہیں جو مسلمانوں کے خلاف پیدا ہوئے ہیں مثلاً بیرون ہند اور کشمیر میں مسلمانوں کے حقوق کی پامالی ملکانہ میں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کے ارتداد کا خطرناک فتنہ۔ اسی طرح آزادی و تقسیم ملک کے وقت مسلمانوں کے حقوق کے خلاف مخالفین اسلام کی سعی۔

(۴) چوتھی قسم کے فتنے وہ ہیں جو بیرون مسلمانان عالم میں پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں جن کے نتیجہ میں وہ غلط پالیسیاں اختیار کر کے سخت نقصان اٹھا رہے ہیں وہ اسپانیہ

طریق سے ان کی اصلاح کی کوشش کی گئی اور ان میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے مساعی عمل میں لائی گئیں۔ جن کا اعتراف سنجیدہ مسلمان طبقہ کو بھی ہے۔

(۲۷) ہجرت کے بعد چار مرکزی اخبارات کا یکے بعد دیگرے اجراء ہوا۔ یعنی الفضل۔ الرحمت۔ المصلح یہ تینوں تو پاکستان سے جاری ہوئے اور چوتھا اخبار بدر قادیان سے جاری کیا گیا۔ اور اس طرح تین کی تعداد چار تک پہنچ گئی۔ اسی طرح ان چار کے علاوہ چار اردو رسائل ریویو۔ مصباح۔ فرقان۔ اور تشحیذ الاذہان بھی ربوہ سے شائع ہو رہے ہیں۔ جو جماعت کی تبلیغی اور تربیتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور چار کے عدد کا تعلق یہاں بھی آپ کے ساتھ قائم ہے۔

(۲۸) ہجرت سے قبل اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ آپ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں ایک ہی وقت میں چار نکاح اکٹھے پڑھے جانے کا موقع ملا۔ اور اس طرح حضرت اقدس علیہ السلام کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی کہ

عمّوں کا ایک دن اور چار بشارتی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بس خوشیوں کے یہ چار اکٹھے مواقع بھی قابل ذکر ہیں۔

(۲۹) قادیان میں مرکزی مساجد دو ہیں یعنی مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ۔ ہجرت کے بعد ربوہ میں تیسری مرکزی مسجد بن چکی ہے جس کا نام مسجد مبارک ہے جب یہ چوتھی مسجد جو زیر تجویز ہے پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گی تو چار کی یہ تعداد بھی پوری ہو جائے گی۔ اور آپ اس جہت سے بھی تین کو چار کرنے والے ہوں گے۔ یاد رہے کہ ربوہ کی دیگر مساجد مرکزی مساجد نہیں بلکہ وہ لوگوں کی مساجد ہیں۔ اور ابکل ہی سکے مالک ہیں۔ اس لئے اس لحاظ سے وہ اس گنتی میں نہیں آسکتیں۔

(۳۰) اسی طرح ایک اور صورت بھی متوقع ہے۔ اور وہ یہ کہ ربوہ میں اب تک تین قسم کے کالج ہو چکے ہیں۔

(۱) مغربی علوم کے ساتھ تعلق رکھنے والا کالج جس کی تعلیم کا مقصد اسلام کی برتری کا اظہار ہے۔

(۲) دوسرا کالج جامعہ احمدیہ اس میں دینی و مشرقی علوم کی تعلیم دی جاتی۔ اور اس میں مبلغ تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ ہر دو کالج مردانہ ہیں۔

(۳) تیسرا کالج زنانہ ہے جس میں عورتوں کو کسی قدر دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ مغربی علوم کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

(۴) اگر چوتھا زنانہ کالج جس میں جامعہ احمدیہ کی طرح دینی و مشرقی علوم کی تعلیم دی جانے کا انتظام ہو جاوے۔ ہو جائے تو اس کے ذریعہ سے پہلے تین قسم کے کالج چار ہو جائیں گے یہ چوتھی قسم کا کالج ہجرت سے قبل قادیان میں جاری تھا اس میں آٹھ سال کا کورس تھا جو چار درجوں معلمہ، عالمہ، علیمہ اور فقیہہ میں تقسیم تھا اور یہ چوتھی قسم کا کالج اپنی مثال آپ تھا۔

منقولات

کتاب "ستی کانت" کی ضبطی کا مطالبہ

ایک کتاب "ستی کانت" پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ اے کورس میں داخل ہے۔ اس کتاب کے متعلق آریہ سماج رہتک نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس کی ضبطی اور اس کے مصنف مسٹر دشنو پربھاکر پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کتاب میں سوامی دیانند پر حملہ کرتے ہوئے سوامی جی کو انگریزوں کا ایجنٹ بتایا گیا ہے۔

ہم نے اس کتاب کو نہیں دیکھا اور اگر اس . . . . میں سوامی دیانند کو انگریزوں کا ایجنٹ ظاہر کیا گیا ہے تو بلاشبہ ایک غلط بیانی ہے۔ کیونکہ سوامی دیانند کا دامن اس قسم کے سیاسی الزامات سے ہمیشہ پاک رہا بلکہ آپ ہندوستان میں سوراجیہ کی سپرٹ کرنے والوں میں سے تھے مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ کتاب سوامی دیانند پر ایک غلط الزام لگانے کی صورت میں قابل ضبطی قرار دی جا سکتی ہے تو پھر سب سے پہلے سوامی دیانند کے ستیارتھ پرکاش کو ہی کیوں نہ ضبط کیا جائے جس میں آپ نے ہر پیغمبر اور مذہب پر بے دردی کے ساتھ حملے کئے۔ اس اعتبار سے کسی کو بھی نہ چھوڑا اور گورو نانک تک کو مسیحی یعنی مکار تک لکھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ آریہ سماجی حضرات کتابوں کی ضبطی کے مطالبہ کی صورت میں اپنے دامن کو بھی دیکھ لیا کریں۔ کیونکہ ہر مصنف کو حق حاصل ہے وہ اپنی رائے کا اظہار کرے۔ اور مسٹر دشنو پربھاکر نے تو سوامی دیانند کے متعلق صرف اپنی ایک رائے کا اظہار کیا۔ سوامی جی نے تو اپنے ستیارتھ پرکاش میں ہر مذہب اور ہر پیغمبر پر غیر مناسب اور قطعی غلط اور بے بنیاد حملے کئے ہیں۔

(ریاست دہلی ۱۱/۵۸-۳)

اچھوت کیوں عیسائیت قبول نہ کریں

مرکزی گورنمنٹ کے ریلوے منسٹر مسٹر جگجیون رام (جو خود ہری جن خاندان میں سے ہیں) نے ہری جنوں یعنی اچھوتوں کی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"انگریز کے راج میں بھی بہت سے ہریجن عیسائی بنا لئے گئے تھے جبکہ آج بھی مدھیہ پردیش سے آج بھی اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں بلکہ ان علاقوں سے بھی جہاں انگریز کے وقت میں عیسائیوں کا کوئی عمل دخل نہ تھا۔ ہری جنوں کو بڑی تیزی سے عیسائی بنایا جا رہا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کی نزاکت سے انکار مشکل ہے۔ میں پچھلے پچیس برس سے ہریجنوں کو بچانے کی کوشش کر رہا ہوں اور میں سات ہزار عیسائی ہریجن ہندو دھرم میں واپس لے آیا ہوں۔ مجھے اعتراض نہیں کہ کوئی شخص اپنا مذہب بدل لے لیکن اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ ہمارے لوگ غیر تعلیم یافتہ ہیں اور وہ اپنا مذہب بدلنے کو تیار ہو جاتے ہیں یا تو اس لئے کہ ان پر ہندوؤں کی طرف سے سختی ہوتی ہے یا پھر اس لئے کہ انہیں روپیہ کا لالچ دیا جاتا ہے۔"

اگر اچھوتوں یعنی ہری جنوں کے ساتھ ہندوؤں کی طرف سے سختی ہوتی ہے اور ہندو نفرت کرتے ہوئے اچھوتوں کے ساتھ چھونا بھی پسند نہیں کرتے تو کیا پھر یہی دلیل کافی نہیں کہ اچھوت ہندوؤں کے قریب نہ جائیں اور وہ اس مذہب کو اختیار کر لیں جس مذہب میں ان کے ساتھ مساوی سلوک کیا جاتا ہو۔

اچھوتوں کے متعلق ہندوؤں کی پوزیشن بیحد دلچسپ ہے۔ باوجود مہاتما گاندھی کی انتہائی کوششوں کے ہندو اچھوتوں سے نفرت کرتے چلے جاتے ہیں اور ان کو مساوی درجہ دینا تو کیا ان سے اگر یہ چھو بھی جائیں تو یہ اپنے آپ کو پلید سمجھتے ہیں۔ اور بغیر نہائے اور کپڑے دھوئے یہ کھانا نہیں کھا سکتے۔ اور اگر یہ اس ذلت اور توہین کو برداشت نہ کرتے ہوئے عیسائیت یا اسلام قبول کریں تو ہندو شور پیدا کرتے ہوئے عیسائیوں اور مسلمانوں کے خلاف آستینیں چڑھا لیتے ہیں۔

اگر ہندو یہ چاہتے ہیں کہ اچھوت اقوام عیسائیت یا اسلام تبدیل نہ کریں تو ان کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے براہمن اور بھنگی یا کھتری اور چمار کی تفریق کو ختم کریں اور اچھوتوں سے انسانیت کا سلوک کیا جائے۔ اور اگر ہندو اچھوتوں کو مساوی حقوق دینے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر ہماری رائے میں اچھوتوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ تمام کے تمام عیسائی یا مسلمان ہو جائیں اور اچھوت رہتے ہوئے ہندو کہلانا اپنی توہین اور اپنی غیرت کے خلاف قرار دیں۔ کیونکہ اچھوتوں کا صرف ہندوؤں کی آبادی کے اضافہ کے لئے ہندو رہنا اچھوتوں پر مزید ظلم ہے۔

(ریاست دہلی ۱۱/۵۸-۳)

الوہیت مریمؑ

کیتھولک دنیا کے امام معصوم نائب المسیح پاپائے روم پی اسمی دوازدہم کی وفات پر ایک تعزیتی مقالہ سے :-

"۱۹۵۰ء کے مقدس سال میں پاپائے مقدس نے رفع آسمانی کا ایک نیا مسئلہ جو داخل عقیدہ کیا گیا وہ کلیسا کی ساری تاریخ میں ایک سنگ منزل کا مرتبہ رکھتا ہے۔ ساری دنیا کے پادریوں کو جمع کر کے ان کے مجمع میں پاپائے موصوف نے اعلان کیا کہ مریم کنواری بھی اسی جسد ظاہری کے ساتھ آسمان پر اٹھا لی گئی تھیں۔ اس تاریخی عقیدہ کا اعلان انہوں نے نومبر ۱۹۵۰ء میں سینٹ پیٹرس کے میدان میں ۴۰۰ پادریوں اور لاٹ پادریوں کے مجمع میں کیا۔"

اور اسی سے قرآن مجید کے اس بالواسطہ بیان پر مہر تصدیق لگ گئی کہ مسیحیوں کے عقیدہ میں حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ ان کی والدہ ماجدہ بھی الوہیت میں شریک اور مرتبۂ معبودیت پر فائز ہیں۔ مسیحی مناظر مدتوں اس الزام سے انکاری رہے۔ خدا کی شان کہ بیسویں صدی عیسوی کے وسط میں آ کر ان کے اس عقیدہ کا ظہور اس شان کے ساتھ ہوا!

(صدق جدید لکھنؤ ۱۱/۱۷)

مؤثر علاج

مدرسہ جامع السلام کلکتہ کے شائع کئے ہوئے ایک لمبے چوڑے پوسٹر سے :-

"چند سال سے سینما والوں نے ایسی فلمیں چلانا شروع کر دی ہیں جن میں اسلامی عبادات حج۔ نماز وغیرہ کے مناظر اور انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے احوال و سوانح کو فلما کر پیش کرتے ہیں۔ اس قسم کی فلمیں شعائر اسلام اور انبیاء و اولیاء کرام کی توہین کا باعث ہیں مسلمانوں پر لازم اور واجب ہے کہ ان فلموں کو بند کرنے اور کرانے کیلئے پوری طرح بلند ہمتی کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں۔ دامے درمے قدمے سخنے غرضیکہ جس طرح سے بھی ممکن ہو انکو بند کرانے بلکہ آئینی طور پر انکا چلانا ختم ہو جانیکی زبردست جدوجہد کریں۔"

لیکن یہ زبردست جدوجہد اور فلاں فلاں فلموں کو بند کرنے اور کرانے کیلئے پوری طرح بلند ہمتی سے اٹھ کھڑے ہونے سے کہیں بڑھ کر مؤثر طریقہ یہ ہے ← موم کہ مسلمان خود سینما بینی ہی چھوڑ دیں۔ اور بجائے کسی خاص فلم کے صرف اتنا ہی کریں کہ سرے سے سینما بینی کے شوق ہی سے دستبردار ہو جائیں اور جس دن ایسا کریں گے سینما کمپنیوں کی آمدنی آدھی اسی دن رہ جائے گی۔

(صدق جدید لکھنؤ ۱۱/۱۷)

چندہ تعمیر چاردیواری بڑا باغ و مرمت مقامات مقدسہ

میں

کم از کم مبلغ یکصد روپیہ ۱۰۰/- تک حصہ لینے والے احباب کے نام

بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ بڑے باغ کے ارد گرد پختہ چاردیواری کی تحریک کئی سالوں سے جاری ہے اسی طرح غیر معمولی مرمت مقامات مقدسہ کے متعلق بھی ایک عرصے سے چندہ کی تحریک جاری ہے۔ اور اس بات کا اعلان بھی نظارت ہذا کی طرف سے متعدد بار بذریعہ اخبار بدر کیا جا چکا ہے کہ جو احباب ان ہر دو تحریکات میں کم از کم مبلغ یکصد روپیہ کی رقم ادا کریں گے اُن کے نام مستقل یادگار اور دعا کی غرض سے دیوار پر کندہ کروانے کا انتظام کیا جائے گا۔

چنانچہ اب تک ان تحریکات میں جن احباب کو مبلغ یکصد روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے نام یکجائی طور پر بمعہ تفصیل رقم شائع کئے جا رہے ہیں اور عنقریب ان احباب کے نام دیوار بہشتی مقبرہ میں سنگ مرمر کی تختی پر لکھوا کر نصب کروائے جا رہے ہیں۔

اگر کسی ایسے دوست کا نام جس نے ان تحریکات میں کم از کم یکصد روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا کی ہو اور اُس کا نام اس فہرست میں شائع ہونے سے رہ گیا ہو۔ تو اُسے چاہیئے کہ وہ دو ہفتہ تک دفتر ہذا میں ادائیگی رقم کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع دے تاکہ بعد پڑتال اُس کا نام بھی اس فہرست میں شامل کیا جا سکے۔

نیز جو احباب اب بھی اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں اُن کو چاہیئے کہ وہ یکصد ۱۰۰/- روپیہ کی ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں ابھی بڑے باغ کی شمالی دیوار کی تعمیر باقی ہے جس کے لئے کثیر اخراجات کی ضرورت ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام	مقام	رقم
۱	مکرم بابا خدا بخش صاحب درویش	قادیان	۱۳۸۷—۰۰
۲	" سیٹھ معین الدین صاحب	چنتہ کنٹہ	۶۰۷—۰۰
۳	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد عمر صاحب سہگل	کلکتہ	۲۵۰—۰۰
۴	" " " محمد بشیر صاحب سہگل	"	۲۵۰—۰۰
۵	مکرم محمد احمد صاحب خوری	"	۱۰۰—۰۰
۶	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۱۵۳—۰۰
۷	مکرم محمد ایوب صاحب ایڈیشنل کلکٹر	لاپچی	۱۰۰—۰۰
۸	محترمہ اصغری خاتون صاحبہ اہلیہ " "	"	۱۰۰—۰۰
۹	مکرم صدیق امیر علی صاحب	موگرال	۱۸۰۰—۰۰
	محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	"	۱۰۰—۰۰
۱۱	مکرم سید حسین صاحب معہ خاندان	کاچی گوڑا	۱۰۰—۰۰
۱۲	" مرزا امیر بیگ صاحب	گونڈہ	۱۰۰—۰۰
۱۳	" والدین مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر	افریقہ	۱۰۰—۰۰
۱۴	مجلس خدام الاحمدیہ	حیدرآباد	۱۲۵—۰۰
۱۵	" سید اختر احمد صاحب پروفیسر پٹنہ کالج	پٹنہ	۱۰۰—۰۰
۱۶	" بی احمد صاحب	مرکرہ	۱۹۵—۰۰
۱۷	محترمہ متول بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منشی خاں صاحب	کیرنگ	۱۱۲—۰۰
۱۸	جماعت احمدیہ سکندرآباد	سکندرآباد	۶۳۰—۰۰
۱۹	" " یادگیر	یادگیر	۶۰۰—۰۰
۲۰	" " کویت	کویت	۳۸۱—۴۰
۲۱	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب	یادگیر	
۲۲	مکرم مرزا اشیر علی بیگ صاحب	نانگا گوڑا	۲۱۰—۰۰
۲۳	" مسعود احمد صاحب	کویت	۱۰۰—۰۰
۲۴	" سید یعقوب الرحمٰن صاحب	کٹک	۲۴۰—۰۰
۲۵	" میر عبد الجلیل صاحب	شموگہ	۱۰۰—۰۰
۲۶	" یحییٰ پنتو صاحب انڈونیشین	بمبئی	۱۰۰—۰۰
۲۷	" مختار احمد صاحب ایاز	افریقہ	۱۵۰—۰۰
۲۸	" سیٹھ محمد الیاس صاحب	یادگیر	۱۰۰—۰۰
۲۹	" رحمت اللہ حیاں صاحب	دہلی	۱۰۰—۰۰
۳۰	" السید ابن خلیل صاحب	سیرالیون	۱۹۸—۰۰
۳۱	" السید علی راجز صاحب	"	۱۳۲—۰۰
۳۲	" ہاشم خان صاحب مخدوم	ماریشس	۱۰۰—۰۰
۳۳	" احمد یداللہ صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۳۴	" عبد الرحمٰن صاحب غضنفر	"	۱۰۰—۰۰
۳۵	" محمد سوکیہ صاحب	"	۱۰۰—۰۰
۳۶	سبحان اینڈ کو	"	۱۰۰—۰۰
۳۷	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رتن باغ	لاہور	۲۴۹—۰۰
۳۸	مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب	چنتہ کنٹہ	۱۰۰—۰۰
۳۹	" مولوی محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر بہار	جمشید پور	۱۵۰—۰۰
۴۰	" سید داؤد احمد صاحب	مظفر پور	۱۰۰—۰۰
۴۱	" ایم بشیر احمد صاحب	کروناگاپلی	۱۰۰—۰۰
۴۲	" ڈاکٹر شمیم احمد صاحب	آرہ	۱۰۰—۰۰

لازمی چندہ جات

اور

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام

ہر احمدی کو لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہیئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقع پر ارشاد فرمایا:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کام آخر ہو کر رہیگا اور کسی روک کی وجہ سے چاہے وہ کتنی بڑی ہو اُس سے یہ کام رُک نہیں سکتا۔ آپ کا الہام ہے کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ایسے آدمی لائے گا جن کے دلوں میں الہاماً وہ یہ تحریک پیدا کرے گا کہ جاؤ اور چندے دو۔ اس لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ چندوں سے چار گنا زیادہ چندے دے سکتی ہے۔ اور اگر آپ سب لوگ ایمان دار بن کر ایمان کے ایک خاص مقام پر پہنچ جائیں۔ تو موجودہ چندوں سے چار گنا کیا اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں"

احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں لازمی چندہ جات سو فیصدی ادا کرنے کا تہیہ کریں۔ اور ہر ماہ باقاعدگی سے چندے ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

سیکرٹریان وقف جدید

جملہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ اب جبکہ مقامی جماعتوں کا انتخاب عمل میں لایا جا رہا ہے سیکرٹری وقف جدید کا انتخاب بھی ساتھ ہی کروا لیا جائے اور وہ منتخب شدہ سیکرٹری مجلس عاملہ مقامی کے ممبر ہوں گے۔

اسی طرح انتخاب کے بعد ان کو ان کے فرائض کی طرف بھی توجہ دلائیں کہ وہ اس تحریک کے ہر سہ پہلوؤں چندہ وقف جدید، وقف زمین اور وقف زندگی کے لئے پوری پوری کوشش فرمادیں۔ اور اپنی رپورٹ سے باقاعدہ دفتر ہذا کو اطلاع دیتے رہا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

خبریں

تہران ۸ نومبر۔ ایران کی حکومت نے آج روس کے اس نوٹ کا جواب دے دیا جو روس نے امریکہ اور ایران میں دفاعی معاہدوں کی خبروں پر روانہ کیا تھا۔ ایران نے اپنے جواب میں کہا کہ ایران کوئی ایسا معاہدہ نہیں کر رہا جو روس کے خلاف ہو اور نہ ایران کسی ایسے معاہدہ میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے جو روس کی مخالفت میں ہو۔ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ ایران کو اپنی سلامتی کے بچاؤ کے لئے فوجی اور دفاعی معاہدے کرنے کا حق ہے۔

واشنگٹن۔ ۸ نومبر۔ چاند کو امریکی راکٹ روانہ کرنے کی ایک اور کوشش ناکام ہوگئی۔ یہ راکٹ تین حصوں پر مشتمل تھا اور کیپ کناروں کی آزمائش گاہ سے امریکی فضائیہ نے اڑایا تھا۔ راکٹ کے پہلے دو حصے تو ٹھیک سے چلے لیکن تیسرا حصہ ٹھیک سے چل نہ سکا۔ اور ۴۵ منٹ کے اندر ہی کرہ ہوائی میں داخل ہو کر مشرقی وسطی افریقہ میں کسی مقام پر گر کر تباہ ہوگیا۔ یہ راکٹ زمین سے صرف ایک ہزار میل کی بلندی پر جا سکا جبکہ اس سے قبل کا راکٹ ۸۰ ہزار میل کی دوری تک چلا گیا تھا۔ اسی راکٹ کی رفتار ۱۶ ہزار میل سے زائد نہ بڑھ سکی اس سے قبل بھی امریکی فضائیہ چاند کی طرف راکٹ روانہ کرنے کی کوشش کر چکا ہے۔

نئی دلی۔ ۴ نومبر۔ آج یہاں قومی ترقیاتی کونسل کا دو روزہ اجلاس شروع ہوا۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اجلاس کی صدارت کی۔ وزراء اعلیٰ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ہندوستان کے ترقیاتی مسائل کا تذکرہ کیا۔ اور کہا کہ ہندوستان کی ترقی کے لئے صنعتی انقلاب ضروری ہے اور صنعتی انقلاب کا دار و مدار زراعت کی ترقی پر ہے اور اس بات پر ہے کہ ہندوستان اناج کی ضرورت کو خود پورا کرے۔ وزیر اعظم نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اسی وقت زرعی ترقی کر سکتا ہے جبکہ عوام کو اختیارات دیئے جائیں اور افسران عوام پر اپنے احکام کو مسلط کرنے کے بجائے ان کو تعاون دیں اور ان کی امداد کریں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ یہ نہ سوچنا چاہیئے کہ عوام غلطی کریں گے۔ تو کیا ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ عوام اس میں دلچسپی لیں اور کام کریں۔

وزیر اعظم نے گھریلو صنعتوں کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ اس سے قوم کے سرمایہ میں اضافہ ہوگا۔ وزیر اعظم نے دوسرے پلان کے لئے سرمایہ کی کمی کی مشکلات کا تذکرہ کیا اور بڑی بڑی اسکیموں پر گرانقدر اخراجات کو ناپسند کیا اور آبپاشی کے چھوٹے منصوبوں پر زور دیا۔

نئی دلی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ بعض اخبارات میں جو اس قسم کی خبریں شائع ہوئی ہیں کہ ہندوستان نہری پانی کے تنازعات کے تصفیہ سے متعلق پاکستان کے منصوبے کو مسترد کر دے گا صحیح نہیں ہے۔ ہندوستانی انجینئر پاکستان کے منصوبے کی جانچ پڑتال کر رہے ہیں۔ ان کے تبصرات سے عالمی بنک کو اور پاکستانی وفد کو آئندہ نشست میں جو واشنگٹن میں منعقد ہونے والی ہے مطلع کر دیا جائے گا۔ ہندوستان کی حکومت کے پاکستانی تجاویز کو منظور یا مسترد کرنے کا سوال اس مرحلے پر پیدا ہی نہیں ہوتا۔ توقع ہے کہ ہندوستانی وفد وادی سندھ کے دریاؤں کے پانی کی تقسیم سے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے ماہ نومبر کے آخری ہفتہ میں واشنگٹن روانہ ہو جائے گا۔

کراچی ۸ نومبر۔ مغربی جرمنی کے وزیر اقتصادیات و خزانہ ڈاکٹر ریڈ ہارڈ نے کل یہاں پر ایک انٹرویو میں کہا کہ ماسکو کی طرف سے مصر کے آسوانی ڈیم کی تعمیر کے سلسلہ میں چالیس کروڑ روبل کی امداد کا جو اعلان کیا ہے وہ بہت معمولی ہے انہوں نے کہا کہ یہ امداد بالکل اس طرح ہے کہ ایک گرم پتھر پر پانی کا قطرہ ٹپکا دیا جائے۔ مصری جلد ہی محسوس کریں گے کہ یہ آسوان ڈیم روس کے اس علامتی قرضہ سے مکمل نہیں ہو سکے گا۔

ڈاکٹر ریڈ ہارڈ نے کہا کہ اسوان ڈیم کی تعمیر پر دس کھرب سے زائد روپیہ خرچ ہوگا۔ اس سلسلہ میں سرکردہ مغربی طاقتوں کی طرف سے امداد کی تحریک ضروری ہے۔ لیکن انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ آیا اس سلسلہ کے انتظامات کے لئے مغربی جرمنی کوئی پیش قدمی کر سکے گا۔

ماسکو ۸ نومبر۔ کل روس بھر میں انقلاب اکتوبر کی سالگرہ منائی گئی۔

روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے اس موقعہ پر ایک تقریر میں کہا کہ روس کو جنگ کی ضرورت نہیں۔ کمیونسٹ معاشرہ کی تعمیر کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوموں کو نظریاتی اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ پُر امن طور پر زندہ رہنا چاہیے۔

"Pope Urged To Study Islam"

Zurich, Oct. 31.

The Ahmadiyya Moslem Mission of Islam, which has its European headquarters here, has sent a letter to Pope John XXIII calling on him to study the message of Islam, it was learned yesterday.

Addressing the new Pope "as a duly recognised servant of the noble mission of Jesus Christ" the letter says: God speaks to mankind through his chosen ones and those who listen to the voice of these chosen ones enjoy the blessings of divine revelation indirectly.

"Is it the church today capable of producing the spiritual fruits of religion in the sense that any one in the church experiences the blessings of divine revelation? If the church does not enjoy this basic blessing of religion to any appreciable degree, then the eyes of people still charishing hope shall wander from the church to search for something else which is not bereft of the spiritual fruits of religion."

The letter includes by inviting the Pope to make "an objective study of Islam" and fully understand and realise the message being brought to the world by the Ahmadiyya Movement. (Reuter.)

(Extract from Bombay Sentinel of Friday Oct 31, 1958.)